مہرِ چرخِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
3
المنتہیٰ
عقیدۂ ختم نبوت پر علمی، فکری سہ ماہی سیریز
اکتوبر تا دسمبر 2017ء
عقیدۂ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب
روہنگیا مسلمانوں کے بے گور و کفن لاشے
مہذب دنیا کے منہ پر طمانچہ
محرم الحرام و ذکر اہل بیت
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت......
اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ
مرتبہ
غلام دستگیر فاروقی

فہرست

اکتوبر تا دسمبر 2017ء

زیر سرپرستی
یادگار اسلاف پیر طریقت
حافظ محمد قاسم علی ساقی زید مجدہ

مرتب
غلام دستگیر فاروقی

زیر نظامت
صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

مجلس مشاورت
حافظ محمد صابر قادری، مجید احمد نوری، نور نبی نقشبندی

مقام اشاعت
آستانہ چشتیہ خیریہ، جلالپور (شرگڑھ)
0306-2585703 0308-4597382
farooqi4156@hotlook.com

نعت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہ کون و مکاں خاتم الانبیاء
سیّدِ اِنس و جاں خاتم الانبیاء

سرورِ کن مکاں خاتم الانبیاء
پیشوائے جہاں خاتم الانبیاء

غمزدوں بے نواؤں یتیموں کی جاں
مونسِ بیکساں خاتم الانبیاء

انبیاء، اولیاء، اصفیاء سب کے سب
ہیں تیرے مدح خواں خاتم الانبیاء

آپ کی ذات پر ہوں ہزاروں سلام
ہر گھڑی ہر اماں خاتم الانبیاء

شب اسریٰ گئے عرش پر بالیقیں
خُسرِوِ لا مکاں خاتم الانبیاء

جن کی عظمت کا شہرہ سمک تا سما
صاحب عزو شاں خاتم الانبیاء

مٹ گئیں ظلمتیں، بڑھ گئیں رِفعتیں
خاتم مرسلاں خاتم الانبیاء

لو مدینہ بلا سن لو تابش کی آہ
مشفقِ غم زداں خاتم الانبیاء

روہنگیا مسلمانوں کی بے گور و کفن لاشیں مہذب دنیا کے منہ پر طمانچہ

اے خاصائے خاصان رسل (ﷺ) وقت دعا ہے

پروفیسر علی وقار قادری

ظلم......بربریت......جفا......بدتہذیبی......وحشیانہ پن......درندگی......
فطری خباثت ......انسانی حقوق کی پامالی......بین الاقوامی قوانین کی
دھجیاں اڑاتی

روہنگیا کے بے بس و بے کس مسلمانوں کی حالتِ زار

بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ دنیا میں روہنگیا مسلمان ایک ایسی اقلیتی برادری ہیں جس پر سب سے زیادہ ظلم ہو رہا ہے۔ سابق سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کوفی عنان نے روہنگیا مسلمانوں کو ''دنیا کا سب سے بڑا بغیر ریاست کا گروہ'' قرار دیا تھا۔ تازہ ترین حالات کے مطابق میانمار کی فوج نے رواں ہفتے کے دوران 2600 سے زیادہ گھر جلا دیے ہیں اور ایک بار پھر روہنگیا مسلمانوں کی بڑی تعداد بنگلہ دیش میں پناہ لینے پہ مجبور ہوگئی ہے۔ ان بے گھر، بے در لوگوں کے لیے انسانی حقوق کی انجمنیں اور اقوام متحدہ کچھ بھی کرنے سے اس لیے معذور ہیں کہ میانمار کی حکومت اس معاملے کو ایک داخلی معاملہ قرار دے کر کسی بھی طرح کی رپورٹنگ نہیں کرنے دے رہی۔ جو اطلاعات موصول ہوئیں ان کے مطابق، روہنگیا خواتین کی گینگ ریپ، عورتوں بچوں اور مردوں کو قتل کرنا، مساجد، سکول اور گھروں کو جلانا، فوج اور فوج کی سرپرستی میں جاری ہے۔ ''المنتہیٰ'' کے قارئین کیلئے ذیل میں روہنگیا مسلمانوں کی تاریخ، تازہ حالات اور نقل مکانی کے اسباب پیش کئے جا رہے ہیں۔

یہ سوال عام طور پر اٹھایا جاتا ہے کہ آخر روہنگیا کون ہیں؟ ان سے میانمار کو کیا مسئلہ ہے؟ یہ

بھاگ کر بنگلہ دیش کیوں جا رہے ہیں؟ انھیں اب تک شہریت کیوں نہیں ملی؟ آنگ سان سوچی دنیا بھر میں انسانی حقوق کی علم بردار کے طور پر جانی جاتی ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے؟۔دراصل برما کا ملک، جسے اب میانمار کہا جاتا ہے بنگلہ دیش، بھارت، تھائی لینڈ، لاؤس اور چین کی سرحدوں سے لگتا ہے۔ برما کی تاریخ بھی جنوب مشرقی ایشیائی ممالک سے زیادہ فرق نہیں رکھتی۔ کالونیل دور میں بننے والی فوج، آج بھی اپنی سرحدوں میں بسنے والوں پر ریاست کے نام پر ظلم کرنے میں ماہر ہے۔ روہنگیا، سابق ارکان اور موجودہ رخائن میں موجود مسلمان گروہ ہے جو خود کو عرب جہاز رانوں کی نسل سے بتاتا ہے۔ان کی تعداد اندازاً 10 لاکھ سے زائد ہے۔

1982 کے برمی شہریت کے قانون کے مطابق وہ لوگ جو 1823 کے بعد برٹش انڈیا کے کسی علاقے سے یہاں آئے برما کے شہری نہیں ہیں۔ان کو نہ تو سرکاری تعلیم کی سہولت مل سکتی ہے، نہ ہی سرکاری نوکری اور نہ ہی یہ عام شہری کی طرح آزادانہ گھوم پھر سکتے ہیں۔ان کو بنگلہ دیشی مہاجر سمجھا جاتا ہے، حالانکہ، ان کے اپنے بیان کے مطابق اور بعض حوالوں سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ شاید 15 ویں صدی سے یہاں آباد ہیں۔ میانمار کی آبادی کی اکثریت بدھ مت سے تعلق رکھتی ہے۔ مسلمانوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بنیادی طور پر غیر قانونی بنگلہ دیشی مہاجر ہیں۔حکومت نے انھیں شہریت دینے سے انکار کر دیا ہے تاہم یہ میانمار میں نسلوں سے رہ رہے ہیں۔ ریاست ''رخائن'' میں 2012 سے فرقہ وارانہ تشدد جاری ہے۔اس تشدد میں بڑی تعداد میں لوگوں کی جانیں گئی ہیں اور ایک لاکھ سے زیادہ لوگ بے گھر ہوئے ہیں۔ بڑی تعداد میں روہنگیا مسلمان آج بھی خستہ کیمپوں میں رہ رہے ہیں۔انھیں وسیع پیمانے پر امتیازی سلوک اور زیادتی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لاکھوں کی تعداد میں بغیر دستاویزات والے روہنگیا بنگلہ دیش میں رہ رہے ہیں جو دہائیوں پہلے میانمار چھوڑ کر وہاں تک پہنچے تھے۔ میانمار کے فوجیوں پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے سنگین الزام لگ رہے ہیں جن میں تشدد، عصمت دری اور قتل کے الزامات شامل ہیں۔کہا جا رہا ہے کہ فوجی روہنگیا مسلمانوں پر حملے میں ہیلی کاپٹر بھی استعمال کر رہے ہیں۔ میانمار میں 25 سال بعد گذشتہ سال انتخابات ہوئے تھے۔اس انتخاب میں نوبل انعام یافتہ آنگ سان سوچی کی پارٹی ''نیشنل لیگ فور ڈیموکریسی'' کو بھاری کامیابی ملی تھی۔ تاہم

آئینی قوانین کی وجہ سے وہ الیکشن جیتنے کے بعد بھی صدر نہیں بن پائی تھیں۔ تاہم کہا جاتا ہے کہ اصل کمان سوچی کے ہاتھوں میں ہی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر سوچی نشانے پر ہے۔ الزام ہے کہ انسانی حقوق کی علم بردار ہونے کے باوجود وہ خاموش ہیں۔ حکومت سے سوال پوچھا جا رہا ہے کہ آخر ''رخائن'' میں صحافیوں کو کیوں نہیں جانے دیا جا رہا؟ صدر کے ترجمان زاونی نے کہا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر اس کی غلط رپورٹنگ ہو رہی ہے۔ آنگ سان سوچی ابھی اپنے ملک کی حقیقی لیڈر ہیں۔ تاہم ملک کی سلامتی آرمڈ فورسز کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر سوچی بین الاقوامی دباؤ میں جھکتی ہیں اور ریاست رخائن کو لے کر کوئی قابل اعتماد انکوائری کراتی ہیں تو انہیں آرمی سے تصادم کا خطرہ اٹھانا پڑ سکتا ہے اور ان کی حکومت خطرے میں آ سکتی ہے۔ 2012 سے آنگ سان سوچی مکمل طور پر خاموش ہیں۔ وہ اس معاملے میں صحافیوں سے بات بھی نہیں کر رہیں۔ جب اس معاملے میں ان پر دباؤ پڑا تو انھوں نے کہا تھا کہ رخائن اسٹیٹ میں جو بھی ہو رہا ہے وہ ''رول آف لا'' کے تحت ہے۔ بنگلہ دیش کی وزارت خارجہ نے میانمار کے سفیر سے اس معاملے پر گہری تشویش ظاہر کی تھی بنگلہ دیش نے کہا کہ پریشان لوگ سرحد پار کر محفوظ ٹھکانے کی تلاش میں یہاں آ رہے ہیں۔ بنگلہ دیش نے کہا کہ سرحد پر نظم وضبط قابو میں رکھا جانا چاہیے۔ بنگلہ دیش اتھارٹی کی جانب سے سرحد پار کرنے والوں کو پھر سے میانمار واپس بھیجا جا رہا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس کی سخت مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ بنگلہ دیش روہنگیا مسلمانوں کو پناہ گزین کے طور پر قبول نہیں کر رہا۔ روہنگیا پناہ گزین 1970 کی دہائی سے ہی میانمار سے بنگلہ دیش آ رہے ہیں۔

تازہ ترین حالات

پناہ گزینوں کی عالمی ایجنسی ''آئی او ایم'' کا کہنا ہے کہ میانمار کے مسلم اکثریتی علاقے ''رخائن'' میں پرتشدد واقعات کے بعد ایک ہفتے سے بھی کم مدت میں 18 ہزار سے زیادہ روہنگیا مسلمان علاقے سے نقل مکانی کر کے بنگلہ دیش میں داخل ہوئے ہیں۔ امدادی کارکنوں کے مطابق نقل مکانی کرنے والے روہنگیا مسلمانوں کے لیے کیمپ قائم کیے گئے ہیں جہاں انھیں پناہ اور خوراک مہیا کی جا رہی ہے جبکہ کیمپ میں آنے والے تقریباً ایک درجن کے قریب پناہ گزین

گولیوں کے نتیجے میں زخمی ہوئے ہیں۔مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ اس وقت ہزاروں کے قریب روہنگیا مسلمان بنگلہ دیش کی سرحد عبور کرنے کے منتظر ہیں۔جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ رخائن ریاست سے مصدقہ اطلاعات حاصل کرنا تقریباناممکن ہے کیونکہ صرف چندایک صحافیوں کو علاقے میں جانے کی اجازت دی گئی ہے۔پناہ گزینوں کی عالمی ایجنسی آئی او ایم کا کہنا ہے کہ جمعہ سے بدھ تک 18 ہزار چار سو پینتالیس روہنگیا مسلمانوں کا کیمپ میں اندراج کیا گیا ہے۔آئی او ایم کے ترجمان پیپی صادق کا کہنا ہے کہ ابھی تک ہزاروں افراد سرحد پر موجود ہیں جن تک ہماری رسائی نہیں ہے۔کیمپ میں نئے آنے والے پناہ گزینوں میں سے بعض کے پاس کپڑے تھے جبکہ بعض کے پاس کھانے پینے کے برتن بھی تھے تاہم بڑی تعداد اپنا سب کچھ پیچھے ہی چھوڑ آئی ہے اور انھیں فوری پناہ اور خوراک کی ضرورت ہے۔گذشتہ اکتوبر سے اب تک ایک لاکھ روہنگیا مسلمان نقل مکانی کر کے بنگلہ دیش میں پناہ لے چکے ہیں۔بین الاقوامی خبر رساں اداروں کے مطابق بنگلہ دیش میں بلاکھلی کے علاقے میں قائم عارضی کیمپ میں آنے والے روہنگیا مسلمان اپنے ساتھ دل دہلا دینے والی کہانیاں لائے ہیں۔ 70 سالہ محمد ظفر کے دو بیٹوں کو مسلح بودھوں نے شہید کیا۔انھوں نے اتنے قریب سے فائرنگ کی کہ اب مجھے کچھ سنائی نہیں دیتا۔وہ سلاخوں اور ڈنڈوں سے لیس تھے اور ہمیں سرحد کی جانب دھکیل رہے تھے۔ایک اور روہنگیا 61 برس کے عامر حسین نے بنگلہ دیش کے گاؤں گھمدھم کے قریب برطانوی خبر رساں ایجنسی روئٹرز کو بتایا ''ہمیں بچالو۔ورنہ ہمیں مار دیا جائے گا''۔ملک بدر ہونے والے کئی روہنگیا مسلمانوں نے بتایا کہ ان پر حملہ کرنے والوں میں میانمار کی فوج کے علاوہ رخائن میں بدھ مت کے پیروکار تھے جنھوں نے ان پر حملہ کر کے ان کے گاؤں کو نذر آتش کیا اور شہریوں پر حملہ کیا۔سیٹلائٹ سے ملنی والی تصاویر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رخائن کے شمالی حصے میں کئی مقامات پر آگ لگی ہے اور انسانی حقوق کی تنظیم ''ہیومن رائٹس واچ'' نے ایک تصویر جاری کی ہے جس کے مطابق روہنگیا مسلمانوں کے ایک گاؤں میں 700 گھروں کو آگ لگا دی گئی۔

سوچی کو تنقید کا سامنا

برما کی جمہوریت نواز سیاسی رہنما آنگ سان سوچی کو 1991 کو نوبل انعام سے نوازا گیا

تھا۔تاہم میانمار میں قید ہونے کی وجہ سے وہ یہ انعام 2012 میں وصول کر پائیں ۔ابھی حال ہی میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی نمائندہ خصوصی برائے میانمار''یانگ ہیلی'' نے میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کے خلاف ہونے والے مظالم کی مذمت کرتے ہوئے ملک کی رہنما آنگ سان سوچی کو روہنگیا مسلمانوں کی مدد نہ کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔انھوں نے کہا کہ رخائن میں ''حالات نہایت خراب'' ہیں اوراب وقت آ گیا ہے کہ آنگ سان سوچی اس معاملے کے حل کے لیے قدم اٹھائیں ۔انھوں نے مزید کہا کہ اس بار رخائن میں ہونے والی تباہی اکتوبر کے واقعات سے کہیں زیادہ بڑی ہے۔ملک کی حقیقی سربراہ کو اس موقع پر ضروری اقدامات اٹھانے چاہیے تاکہ وہ ملک کی حدود میں موجود تمام لوگوں کا تحفظ کریں اوراس بات کی توقع ہم کسی بھی حکومت سے کرتے ہیں۔اسی طرح نوبل امن انعام یافتہ پاکستان کی ملالہ یوسفزئی نے بھی اپنی ٹویٹ میں جاری کیے گئے بیان میں کہا کہ وہ روہنگیا کے معاملے پر آنگ سان سوچی کا بیان سننے کا انتظار کر رہی ہیں ۔تمام دنیا اور خاص طور پر روہنگیا مسلمان آنگ سان سوچی کا انتظار کر رہے ہیں۔آنگ سان سوچی ملک کی سرکاری طور پر صدر نہیں ہیں لیکن انھیں ہی ملک کا حقیقی سربراہ تصور کیا جاتا ہے۔اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی نمائندہ خصوصی برائے میانمار''یانگ ہیلی'' کا بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب اقوام متحدہ کے اندازے کے مطابق حالیہ واقعات کے بعد اب تک 87000 روہنگیا مسلمان بنگلہ دیش نقل مکانی کر چکے ہیں۔ یہ تعداد اکتوبر 2016 میں کی جانے والی نقل مکانی سے زیادہ ہے۔

بین الاقوامی ردعمل

رواں برس فروری میں اقوامِ متحدہ نے میانمار کی سکیورٹی فورسز کے حوالے کہا تھا کہ وہ سنجیدہ نوعیت کی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہی ہیں جن میں گینگ ریپ، بچوں کو قتل کرنا اور تشدد کرنا شامل ہیں۔اقوامِ متحدہ کی جانب سے یہ الزامات ایک رپورٹ میں عائد کیے گئے تھے جن میں ان 200 سے زیادہ روہنگیا مہاجرین کے انٹرویوز ہیں جو میانمار سے بنگلہ دیش بھاگ گئے تھے۔ایک ماں نے ان لمحات کو یاد کیا جب اس کے ساتھ ہونے والی جنسی زیادتی کو روکنے کے لیے اس کی بچی نے کوشش کی تھی تاہم اسے قتل کر دیا گیا تھا۔وہ کہتی ہیں کہ ایک شخص نے کہا'' ایک

بڑی چھری لو اور اس کا گلا کاٹ کر اسے مار دو۔" ایک اور کیس میں ایک آٹھ ماہ کی بچی کو قتل کیا گیا اور اس کی والدہ گینگ ریپ کا نشانہ بنیں۔ ایک اندازے کے مطابق 65 ہزار مسلمان میانمار سے بنگلہ دیش کی جانب بھاگ چکے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی جانب سے کیے جانے والے نصف افراد کے انٹرویوز ان لوگوں سے کیے گئے ہیں جنھیں یا تو جنسی تشدد کا سامنا کرنا پڑا یا پھر ان کے خاندان کے افراد ہلاک ہوئے۔ 101 خواتین جن سے انٹرویو لیا گیا میں سے 52 نے بتایا کہ ان کا ریپ ہوا تھا۔ بہت سے لوگوں نے یہ بھی بتایا کہ روہنگیا مسلمانوں کے گھروں، تعلیمی اداروں اور مساجد کو فوج اور پولیس ملکر آگ لگا رہی ہے۔ بہت سے ایسے شواہد بھی موجود ہیں جن سے یہ معلوم ہوا ہے کہ فوج نے جان بوجھ کر بہت سے گھروں کو آگ لگائی، اور بہت سے دیگر کیسز ایسے تھے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ روہنگیا کے گھروں کو آگ لگا کر انھیں اس میں دھکیل دیا گیا تھا۔ تشدد کا نشانہ بننے والوں کا کہنا ہے کہ جب ان پر تشدد کیا جاتا تو حملہ کرنے والے یہ کہتے تھے کہ اب تمھارا اللہ کیا کر سکتا ہے؟ دیکھو ہم کیا کرتے ہیں؟ میانمار عسکری اداروں کے حالیہ اقدامات کے پیش نظر پاکستانی دفتر خارجہ کی جانب سے اتوار کے روز جاری کیے گئے ایک بیان میں میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے ظلم اور جبری نقل مکانی کی خبروں پر اظہار تشویش کیا گیا ہے۔ دفتر خارجہ کے بیان کے مطابق پاکستان نے میانمار کی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ رخائن کے علاقے میں ہونے والی قتل و غارت کی تفتیش کروائے اور ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ روہنگیا مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان دنیا بھر میں مسلمان اقلیتوں کے تحفظ کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ بین الاقوامی برادری اور بالخصوص اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کے ساتھ مل کر روہنگیا مسلمانوں کے تحفظ کے لیے کام کرتا رہے گا۔

دوسری جانب سعودی عرب نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف اقوام متحدہ میں قرارداد لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ترکی کے صدر طیب اردگان نے میانمر میں روہنگیا مسلمانوں کے قتل عام کو نسل کشی قرار دیا ہے۔ اس حوالے سے ترک صدر طیب اردگان نے ایک ٹی وی انٹرویو میں واضح اور سخت موقف دیتے ہوئے روہنگیا مسلمانوں پر ظلم و ستم کی مذمت کی ہے۔ اپنی صدارت کے تین سال مکمل ہونے پر ایک ٹی وی انٹرویو میں طیب اردگان کا کہنا تھا کہ یہ بدقسمتی

ہے کہ عالمی برادری کو روہنگیا مسلمانوں کی تکالیف نظر نہیں آ رہیں اور ان کی چیخ و پکار سنائی نہیں دے رہی۔ ہم روہنگیا مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اقوام متحدہ سمیت ہر عالمی فورم پر اس حوالے سے آواز بلند کریں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پوری انسانیت اس مسئلے کے خاتمے کے لیے کردار ادا کرے۔ طیب اردگان نے کہا کہ انہیں بحیثیت مسلمان اور انسان روہنگیا مسلمانوں پر تشدد سے دل آزاری ہو رہی ہے۔

بھارت، میانمار اور روہنگیا مسلمان

ایک طرف بین الاقوامی دنیا میانمار حکومت کے اقدامات کی شدید مذمت کر رہی ہے جبکہ دوسری جانب بھارتی حکومت میانمار کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی سے یہ امید بیجا نہیں ہوگی کہ وہ اس انتہائی سنگین انسانی بحران پر تشویش کا اظہار کریں اور مظلوموں کے ساتھ کھڑے نظر آئیں۔ مگر قوی امکان ہے کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ انسانی حقوق کا تحفظ ان کی ترجیحات میں شامل نہیں۔ روہنگیا مسلمانوں سے انہیں ویسے بھی ہمدردی نہیں بلکہ ان کی حکومت تو ہندوستان میں رہ رہے روہنگیا پناہ گزینوں کو نکال باہر کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے جسے سپریم کورٹ میں چیلنج بھی کیا جا چکا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چالیس ہزار روہنگیا ہندوستان کے مختلف شہروں بشمول دہلی، جموں اور جے پور میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ وزارت داخلہ کی جانب سے ریاستی حکومتوں کو جاری ایک نوٹ میں کہا گیا ہے کہ غیر قانونی طور پر رہ رہے غیر ملکیوں کی نشاندہی کر کے انہیں واپس بھیجنے کے انتظامات کئے جائیں۔ پارلیمنٹ میں بھی بھارتی حکومت نے روہنگیا پناہ گزینوں کے حوالے سے جو بیان دیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت انہیں ملک کی سلامتی کے لئے خطرہ سمجھتی ہے۔ اس پس منظر میں بھارتی وزیر اعظم سے کسی خیر کی امید نہیں مگر انہیں یہ احساس ہونا چاہئے کہ میانمار کے ظالم و جابر فوجی حکمرانوں کی طرفداری کر کے وہ وقتی طور پر ان سے کچھ تجارتی مراعات تو حاصل کر لیں گے مگر اقوام عالم میں ہندوستان کا اصل چہرہ ظاہر ہوگا۔ تقریباً تمام عالمی ایجنسیاں جیسے اقوام متحدہ، رابطہ عالم اسلامی، انسانی حقوق کی تنظیمیں اور بہت سارے ممالک میانمار کے خلاف بے چینی کا اظہار کر چکے ہیں۔ ہر طرف سے آواز لگائی جا رہی ہے کہ میانمار نے روہنگیا آبادی کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ہوا ہے وہ قابل قبول نہیں

ہے۔جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ نے تو میانمار پر بدترین نسلی امتیاز برتنے اور انسانیت سوز جرائم میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔جب دنیا میں ایسا ماحول بنا ہوا ہے اس وقت میں بھارتی وزیراعظم میانمار کے حکمرانوں کے راگ میں راگ الاپیں گے اور یہ دعوی کریں گے کہ مٹھی بھر روہنگیا پناہ گزینوں سے ہندوستان کی سلامتی کو خطرہ ہے تو کون اس پر یقین نہیں کرے گا۔دراصل مودی کے اس رویہ کی دو خاص وجوہات ہیں پہلی وجہ تجارت ہے،وہاں کی مارکیٹ میں چین اپنے قدم پہلے سے جمائے ہوئے ہے اور اب ہندوستان اپنے لئے گنجائش نکالنا چاہتا ہے۔ہندوستان نے میانمار حکومت سے دوسو کروڑ ڈالر کی ترقیاتی امداد کا وعدہ کر رکھا ہے۔انسانی حقوق کی تنظیمیں بھارت میں مقیم روہنگیا پناہ گزینوں کے حق میں آواز اٹھا رہی ہیں۔بھارتی وزیر داخلہ دوٹوک انداز میں کہہ چکے ہیں کہ حکومت کو لیکچر نہ دیا جائے،ہم تو بڑے ہی وسیع القلب اور روادار ملک ہیں اور ہم نے دنیا میں سب سے زیادہ غیر ملکی پناہ گزینوں کو اپنے یہاں جگہ دے رکھی ہے۔لہذا آپ ہندوستان کو بدنام کرنے کی حرکت سے باز رہیں۔اس کے ساتھ ہی کرن ریجو جو نے یہ بھی دعوی کیا ہے کہ چونکہ ہندوستان اقوام متحدہ کے رفیوجی کونشن کا دستخط کنندہ نہیں ہے اس لئے اس کی نظر میں یونائیٹڈ نیشنز ہائی کمشنر فار ریفیوجیز یعنی یو این ایچ سی آر کے ذریعہ روہنگیا مسلمانوں کو پناہ گزیں قرار دیے جانے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔مگر ان کے اس دعوی کو مبصرین نے عذر لنگ قرار دیتے ہوئے انہیں یاد دلایا ہے کہ بین الاقوامی طور پر طے شدہ اصول کے مطابق ہندوستان روہنگیا مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرنے کا پابند ہے۔اس دلیل کے باوجود بھارتی حکومت اپنے فیصلے پر قائم ہے۔ ادھر ایمنسٹی انٹرنیشنل اور ہیومن رائٹس واچ نے ہندوستان سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے اور روہنگیا مسلمانوں کو اپنے یہاں رہنے دے کیونکہ میانمار بھیجنا انہیں موت کے منہ میں ڈالنے کے مترادف ہوگا۔ایسے حالات میں کہ جب پوری دنیا میانمار کی مذمت کر رہی ہے ہندوستان شاید اکیلا ملک ہے جو میانمار کی ہاں میں ہاں ملا رہا ہے۔

❁❁❁❁❁

قسط نمبر ۱

عقیدۂ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب

غلام دستگیر فاروقی

خالق کائنات نے جب گلشن ہستی کو آباد کیا تو اس میں ہنگامہ زندگی برپا کرنے کے لیے اپنی سب سے احسن تخلیق حضرت انسان کو اس میں بسایا پھر انسانوں کی تعلیم و تربیت اور رشد و ہدایت کے لیے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا یہ گراں قدر ہستیاں مختلف اوقات، مختلف ادوار اور مختلف مقامات پر تشریف لاتی رہیں اور انسانیت کی عظیم رہبری کا فریضہ سرانجام دیتی رہیں۔ سلسلہ نبوت و رسالت کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام اور انتہا خلاصۂ موجودات حضرت محمد الرسول اللہ کی ذات ستودہ صفات پر فرمائی۔ حضرت آدم سے پہلے نبی کوئی نہیں اور سرکار خاتم الانبیاء نبی آخر الزماں ﷺ کے بعد نبی کوئی نہیں۔ اللہ رب العزت نے ہر قسم کی نبوت و رسالت (تشریعی و غیر تشریعی، ظلی و بروزی، حقیقی و مجازی، مستقل و غیر مستقل) کا اختتام نبی رحمت ﷺ پر فرما دیا۔ دین اسلام میں اس مبارک عقیدہ کو "عقیدہ ختم نبوت" کہا جاتا ہے۔ دین حنیف کی رفیع الشان عمارت اسی عقیدہ عظیمہ پر کھڑی ہے۔ یہی عقیدہ دین اسلام کا مرکز و محور ہے اور اسلام کی روح و جان ہے۔ اس عقیدہ میں معمولی سی لچک یا جھول انسان کو ایمان کی رفعتوں سے گرا کر کفر کی پستیوں میں پٹخ دیتی ہے۔

جان عزیز! عقیدہ ختم نبوت اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ آسمانی کتابوں میں آخری الہامی کتاب قرآن عزیز کی 100 سے زائد آیات بینات عقیدہ ختم نبوت کا اعلان کر رہی ہیں۔ جبکہ صاحب قرآن ﷺ 210 سے زائد مرتبہ اپنی زبان ختم نبوت سے اس عقیدہ کی حقانیت پر گواہی دے رہے ہیں۔ حضور ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کا اس عقیدہ پر اجماع چلا آ رہا ہے اس تناظر میں کسی مسلک کی تخصیص نہیں بلکہ کل مسالک مسلمانوں کے اس اجماع پر متفق ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت ان اجماعی عقائد میں سے ہے جو اسلام کے اصول اور ضروریات دین سے تعلق رکھتا ہے۔

جس مسلمان کے دل میں یہ بات آ جائے کہ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت و رسالت میں کسی قسم کی ذرہ برابر گنجائش ہے تو پوری امت مسلمہ کے صوفیاء عظام، علماء

ربانیین اور فضلاء محققین اس بات پر متفق ہیں کہ ایسا شخص ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور ارتداد کی بناء پر واجب القتل ٹھہرے گا تاوقتیکہ توبہ نہ کرلے۔

امام اعظم کا فتویٰ

یہی وجہ ہے کہ سراج الامۃ، امام الائمہ فی الفقہ والحدیث امام اعظم ابوحنیفہ المتوفی 150ء نے جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنے والے کے لیے بھی خارج از اسلام ہونے کا غیرت مندانہ فتویٰ صادر فرمایا:

وَتَنَبَّأَ رَجُلٌ فِي زَمَنِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمہ اللہ تعالٰی وَقَالَ اَمْھِلُوْنِیْ حَتّٰی اَجِیْئَ بِالْعَلَامَاتِ۔ وَقَالَ اَبُوحَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ: مَنْ طَلَبَ مِنْہُ عَلَامَۃً فَقَدْ کَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ

ترجمہ: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے کہا کہ مجھے مہلت دو تاکہ اپنی نبوت پر دلائل پیش کروں، کوئی نشانی لاؤں۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو اس سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ذکرہ الکردری فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، باب: 7)

جھوٹے مدعیان نبوت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِنْ ثَلَاثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک 30 کے قریب دجال کذاب نہ پیدا ہوجائیں ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

(الصحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

قارئین! چونکہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات ﷺ کے بعد اس عقیدے کے خلاف نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے ظہور کا امکان تھا اس لیے مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی مذکورہ پیشگوئی فرمادی لہٰذا اس پیش گوئی کے تحت حضور ﷺ کی حیات طیبہ اور وصال ظاہری کے بعد مختلف ممالک، مختلف زمانوں میں کئی لوگوں نے نبوت و رسالت کے دعوے کیے۔ جن میں مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، سجاح بنت حارث، مختار ثقفی، میمون قداح، طلحہ بن خویلد، سلیمان قرمطی اور عیسیٰ بن مہرویہ مشہور کذاب اور دجال گزرے ہیں۔ جنھوں نے عرب کے مختلف خطوں اور ایران میں بہت تباہی و بربادی پھیلائی اور ہزاروں بندگان خدا کا خون بہایا۔ یوں تو لکھنے والوں نے مدعیان نبوت کی تعداد ہزاروں میں لکھی۔ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری نے ''ائمہ تلبیس'' میں 74 تک کی تعداد میں مدعیان نبوت و مہدویت اور مدعیان عیسویت کے حالات تحریر کیے ہیں۔

مدعیان کا یہ سلسلہ چلتے چلتے پنجاب کی سیر حاصل زمین تک آ پہنچا مدعیٔ نبوت و رسالت نے از سرِ نو لوگوں پر بداعتقادی کا دروازہ کھولا جس کی مفصل شرح عقیدہ ختم نبوت و ردِ قادیانیت سے متعلقہ کتب میں آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں بندہ بخوف طوالت جان چھڑا رہا ہے اور نہ ہی اس وقت میرا وہ موضوع ہے بہر حال اس پنجابی مدعیٔ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت سی ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد ۱۹۰۱ء، ۱۹۰۲ء میں مستقل نبوت کا دعویٰ کیا جو اس کے باطل ہونے کی بجائے خود ایک واضح دلیل ہے۔ مولانا ابوالنور محمد بشیر (کوٹلی لوہاراں) نے کیا خوب کہا۔

کبھی احمد کبھی آدم کبھی عیسیٰ کبھی مریم
یہ استقلال نہ ہونا ہی جھوٹے کی نشانی ہے

اربابِ عقل و دانش! موضوع سے متعلق تمہید میں کافی باتیں ہوگئیں اور شاید اب بندہ آپ کو وہاں تک لے آیا کہ ہم مل کر اپنے موضوع کو پڑھ اور سمجھ سکیں۔

عقیدہ ختم نبوت پر امت کا علمی و قلمی جہاد

عرض یہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پر بہت کچھ لکھا گیا خصوصاً مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت پر یعنی ردِ قادیانیت اور ختم نبوت پر علماء و مشائخ نے دفتروں کے دفتر لکھ دیئے اس علاقہ میں کراچی کے شاہین ختم نبوت مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ اکابرین اہلسنت کی لکھی گئی کتب و رسالہ جات کو ''عقیدہ ختم النبوۃ'' کے نام سے 15 دیدہ زیب جلدوں میں مرتب فرما کر ختم نبوت پر کام کرنے

والوں کے لیے بہت بڑا ذخیرہ چھوڑ گئے اور داعی اجل کو لبیک کہہ گئے لگتا ہے کہ قدرت نے ان سے یہی کام لینا تھا اسی لیے یہ کام کیا اور ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔

''احتساب قادیانیت'' کے نام سے مولانا اللہ وسایا صاحب نے علمائے دیوبند کی اس موضوع پر تحریر کردہ کتب کو 60 جلدوں میں مرتب کیا جن میں چند رسائل علمائے اہلسنت کے بھی ہیں۔ ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین صاحب نے علمائے اہلحدیث کی اس موضوع پر خدمات کو 33، 32 جلدوں میں مرتب کیا جو پاکستان میں شائع ہو چکی ہیں بتایا گیا ہے کہ انڈیا میں زیادہ تعداد میں چھپ چکی ہیں شنید ہے کہ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے نام رکھا ''تحریک ختم نبوت''۔ اس کتاب کی مختلف جلدوں میں کہیں کہیں اکابرین اہلسنت کا تذکرہ بھی ہے۔ اسی طرح علماء اہل تشیع نے بھی خوب تحقیق سے مسئلہ ختم نبوت کو واضح کیا البتہ فقیر کی نظر میں علماء تشیع کی جانب سے کوئی مرتب ذخیرہ نہیں گزرا۔ اگر ہو تو انکار نہیں۔ یہ وہ ذخیرۂ کتب بندہ ناچیز نے آپ کے سامنے رکھا جو ہمارے موضوع سے متعلق ہے اور مکمل جانفشانی سے محفوظ کر لیا گیا ہے۔ لیکن درجنوں نہیں سینکڑوں کتب وہ ہیں جو ان مذکورہ سیٹوں میں بوجوہ نہ آ سکیں یا ان کے بعد لکھی گئیں اور ظاہر ہے کام تو ہوتا رہے گا۔

ان تمام چیزوں کو سامنے رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ بعض دفعہ انسان کے ذہن میں خیال آتا ہے کہ کام تو بہت ہو چکا اب میں کیا کروں، کیا لکھوں اسی طرح کا خیال فقیر کے ذہن میں تھا جب میں نے ختم نبوت پر کام شروع کیا اس دوران میرے ایک مخلص دوست تشریف لائے میں نے اس تصور کو ان کے سامنے پیش کیا فرمانے لگے ''ہر گز نہیں جو شخص قیامت تک خلوص نیت سے کام کرے گا اللہ رب العزت نے اس کے لیے اس کا حصہ رکھا ہے وہ جتنا چاہے کام کرے۔'' وہی ہوا بات بالکل درست نکلی میرے سامنے اللہ کے فضل سے چند ایسے موضوعات آئے جو واقعی اچھوتے تھے۔ ان پر مستقل کام کم ہوا۔ اُنہی موضوعات میں سے ایک موضوع ''عقیدہ ختم نبوت پر قرآن کے اسلوب'' ہے۔ بہت سی کتابیں دیکھیں جن میں اس موضوع سے متعلق کچھ ملا وہ چار یا پانچ اسلوب مل سکے جن کو جمع کیا گیا تھا۔ بہرحال ایک نئی راہ ضرور ملی کام شروع کیا تو بعض کتب میں اشارتاً بعض میں صراحتاً چیزیں ملیں جن کو جمع کرنے سے اس موضوع پر ماشاء اللہ کافی کچھ قرآن حکیم سے مل گیا۔ قرآن حکیم تو ویسے ہی ایک سمندر بے کنار ہے جس نیت سے غوطہ زن ہوں گے سارا قرآن ہی اسی سے بھرا پڑا نظر آتا ہے۔

قادیانیوں کے مربی حضرات بھی چونکہ قرآن وحدیث کی بہت رٹ لگاتے ہیں۔ اپنے مرزا قادیانی کی طرح قرآن عزیز کی آیات سے غلط استدلال وتاویلات کر کے امت محمدیہ کو گمراہ کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کا قرآن مجید پر بہت کام ہے۔ بقول ہمارے عزیز مجاہد ختم نبوت عرفان محمود برق صاحب کہ میں نے چناب نگر کی لائبریری میں 100 سے زائد قرآن حکیم کے تراجم دیکھے ہیں۔ (درجنوں تفاسیر الگ ہیں۔ فاروقی) اس اعتبار سے بھی ہمارا یہ موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

قرآن عزیز کا اسلوب بیان

اگر ختم نبوت پر مشتمل قرآن حکیم کے تمام شواہد کو جمع کریں تو بہت بڑا دفتر درکار ہے بہت سی کتابوں میں اس موضوع پر آیات کو جمع کیا گیا۔ اس لیے احقر آپ کے سامنے قرآن حکیم کی نصوص قطعیہ سے صرف ان اسالیب کا ذکر کرنا چاہتا ہے جو ختم نبوت پر اس آفاقی کلام میں پائے جاتے ہیں۔ آیئے پڑھیے۔

اسلوب نمبر 1

قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے جہاں کہیں بھی ہم سے نبوت ورسالت کا اقرار کرایا، جس جگہ کسی وحی کو ماننا ہمارے لیے ضروری قرار دیا گیا وہاں صرف حضور ﷺ سے پہلے انبیاء ورسل کی نبوت ورسالت کا ذکر ملتا ہے۔ حضور ختمی مرتبت ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ورسالت حاصل ہو پھر اس نبی ورسول پر اللہ کی وحی نازل ہوئی ہو کسی جگہ اس کا ذکر تک نہیں ملتا صراحتاً تو کجا اشارۃً اور کنایۃً بھی ہرگز نہیں۔ اگر سرکار ﷺ کے بعد کسی بشر کو نبوت ورسالت دینا مقصود ہوتا تو پہلے انبیاء کی نسبت اس کا ذکر زیادہ ضروری تھا۔ کیونکہ پہلے انبیاء تو گزر چکے ان کی امتیں اور وحییں بھی گزر چکیں لیکن جو نبی حضور ﷺ کے بعد آنا ہوتا اس سے تو اُمت مصطفیٰ کو واسطہ پڑنا تھا مگر کسی نبی اور رسول اور ان کی وحی کے ذکر کا نام ونشان تک قرآن میں نہیں ملتا یہ سب اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نبی رحمت ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ورسالت عطا نہیں کی جائے گی۔ ملاحظہ ہو:

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (البقرہ:5)

ترجمہ: ”اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔“

یہ آیہ بتا رہی ہے کہ متقی وہی لوگ ہیں جو محمد الرسول ﷺ پر اتارا گیا اور جو آپ سے پہلوں پر نازل ہوا اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ کے بعد قرآن حکیم نے نہ کسی چیز کے نازل ہونے کا ذکر کیا نہ اُس پر ایمان کا مطالبہ کیا۔

نکتۂ عظیمہ

غور طلب بات یہ کہ جو آپ ﷺ پر نازل کیا اس کا ذکر کر کے آپ کے بعد قیامت کا ذکر ''وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ'' سے کر دیا کہ متقی لوگوں کی علامت یہ ہے کہ قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔ قرآن عزیز ہماری رہنمائی فرما رہا ہے کہ سرکار شش جہات کے بعد کوئی ایسی شخصیت نہیں ہوگی جس پر کوئی وحی نبوت و رسالت نازل ہوگی جو کچھ اتارا جانا تھا آپ پر یا آپ سے پہلے انبیاء و رسل پر اتارا جا چکا اب نبی رحمت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم اس لیے وحی نبوت و رسالت کا سلسلہ بھی بند۔ متقین کی صفات ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: ''یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں۔''

تو پتا چلا جو عقیدہ ختم نبوت پر یقین رکھنے والا ہے وہی ہدایت یافتہ اور وہی فلاح والا ہے۔ اس کے برعکس گمراہی اور ناکامی کے سوا کچھ نہیں۔ سورۃ البقرہ کی مذکورہ آیت سے ملتی آیات ملاحظہ فرمائیں۔

- كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (شوریٰ:3)

  ''اللہ غالب و دانا اسی طرح تمہاری طرف (مضامین اور براہین) بھیجتا ہے (جس طرح) تم سے پہلے لوگوں کی طرف وحی بھیجتا رہا ہے۔''

- وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (زمر:65)

  ''اور (اے محمد ﷺ) تمہاری طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں ہو جاؤ گے۔''

- وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (الانبیاء:7)

''اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی (پیغمبر بنا کر) بھیجے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ اگر تم نہیں جانتے تو جو یاد رکھتے ہیں ان سے پوچھ لو۔''

○ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ط وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًام بَعِيْدًا (النساء:60)

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں۔ اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے۔''

○ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا (النساء:162)

''مگر جو لوگ ان میں سے علم میں پکے ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس (کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور روزِ آخرت کو مانتے ہیں۔ ان کو ہم عنقریب اجرِ عظیم دیں گے۔''

○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا م بَعِيْدًا (النساء:136)

''مومنو! اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور جو کتاب اس نے اپنے پیغمبر ﷺ (آخر الزماں) پر نازل کی ہے اور جو کتابیں اس سے

پہلے نازل کی تھیں سب پر ایمان لاؤ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روز قیامت سے انکار کرے وہ رستے سے بھٹک کر دور جا پڑا۔"

- قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ ہَلۡ تَنۡقِمُوۡنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلُ ۙ وَاَنَّ اَکۡثَرَکُمۡ فٰسِقُوۡنَ (المائدہ:59)

"کہو کہ اے اہلِ کتاب تم ہم میں برائی ہی کیا دیکھتے ہو سوا اس کے کہ ہم اللہ پر اور جو (کتاب) ہم پر نازل ہوئی اور اس پر جو (کتابیں) پہلے نازل ہوئیں ان پر ایمان لائے ہیں اور تم میں اکثر بدکردار ہیں۔"

غور کریں مندرجہ بالا آیات مبارکہ کے اسلوب بیان پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف ان کتابوں اور وحیوں پر ایمان لانے اور انہی انبیاء و رسل کو ماننے کا تقاضا فرمایا جو رحمت عالم ﷺ سے پہلے ہو چکے اور بعد میں کسی نبی، رسول یا وحی کا ذکر تک نہ کیا۔ مفسر قرآن علامہ قاری محمد طیب نقشبندی لکھتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر نبی ﷺ کے بعد بھی وحی جاری تھی اور اس پر ایمان لانا ضروری تھا تو کیا اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ایک حصہ ذکر نہ کر کے لوگوں کو دھوکے میں مارا (معاذ اللہ) اگر حضور ﷺ کے بعد بھی سلسلہ وحی باقی ہوتا تو اللہ کریم اس کا ذکر بھی ضرور فرماتا۔ (دلائل ختم نبوت مع رد قادیانیت، ص:20)

اسی اسلوب کے تحت ہم دیکھیں تو آل عمران میں ایک جگہ اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ سے پہلے انبیاء کے نام لے کر ایمان کا ذکر کیا اور بعد میں کسی نبی کا ذکر نہیں پڑھیے۔

انبیاء سابقین کے چند نام لے کر ایمان کی تاکید

قُلۡ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی وَعِیۡسٰی وَالنَّبِیُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ ۫ وَنَحۡنُ لَہٗ مُسۡلِمُوۡنَ (آل عمران:84)

"کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اترے اور

جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں
سب پر ایمان لائے۔ ہم ان پیغمبروں مین سے کسی میں کچھ فرق نہیں
کرتے اور ہم اسی (اللہ واحد) کے فرمانبردار ہیں۔''

مناظر اعظم مولانا محمد اچھروی لکھتے ہیں۔اس آیت کریمہ میں بھی رب العزۃ نے پہلے نبیوں کے چند نام لے کر ایمان لانے کی تاکید فرمائی، بعد کے ایک دو نبیوں کے نام تک نہیں لیے، معلوم ہوا کہ بعد میں خدا کی طرف سے کوئی نبی اللہ بن سکتا نہیں، اگر بعد از مصطفیٰ ﷺ نبوت جاری ہوتی، تو رب العزت آپ سے سابقہ انبیاء ورسل کی طرح آپ کے بعد کے نبیوں یا رسولوں کے ضرور اسماء گنواتے۔
آپ کے اسلاف انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنا اور خلف کے مدعیوں کو محض زیرو کا نمبر دینا مصطفیٰ ﷺ پر نبوت ختم ہونے کو ثابت کر رہا ہے۔

آیت مذکورہ میں وضاحت طلب بات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور عقدہ بھی حل فرما دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصطفیٰ ﷺ کے سابقین انبیاء میں شمار فرما لیا تا کہ اگر اب قُرب قیامت آپ دوبارہ تشریف لائیں تو ان کو کوئی جہالت سے دوبارہ نہ شمار کرے بلکہ وہ پہلوں کی گنتی میں شمار ہوں گیں۔ جیسا کہ ایک شخص جب کسی سے ایک دفعہ اپنا حصہ حاصل کرے تو کوئی جاہل اس کو دوبارہ حصہ گیروں میں دیکھ کر قاسم کے گلے لپٹنے جائے کہ مجھ کو بھی ان کا کچھ حصہ دیا جائے جو ان کو دیا ہے کیوں عین پہلے اپنا حصہ وصول کر چکا ہے اب پھر دوبارہ کیوں یہاں پھر رہا ہے تو قاسم غین کو جواب دے گا کہ کچھ عقل سے کام لو۔ اگر میں اس کو دوبارہ حصہ دینے کے لیے ہاتھ بڑھاؤں یا وہ حصہ لینے کے لیے میری طرف ہاتھ بڑھائے تو تم بھی کہہ سکتے ہو کہ مجھے بھی کچھ مل جائے، جب میں نے جو کچھ خواص پر تقسیم کرنا تھا وہ تقسیم کر چکا ہوں۔اب میں تمہیں کہاں سے دوں تو غین کہہ دے کہ تم نہ دو گے تو میں آخری حصہ گیر سے کچھ لے لوں گا۔تو قاسم میم کو کہہ دے جس کو اس نے آخری دے رہا ہے کہ تم پہلے حصہ گیروں سے کلام کرنا اس سے کلام ہی کرنا۔ایسے ہی رب العزت محمد الرسول اللہ کو جو اُن سے بعد کے نبوت کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔ان سے کلام ہی نہیں کرنے دیتا تو وہ ان سے حصہ دار اور نائب وتابع نبی کیسے کہلا سکتے ہیں۔(عمر اچھروی، مولانا، مقیاس النبوۃ، حصہ دوم، ص:21)

❁❁❁❁❁

عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی اساس

ڈاکٹر محمد بلال شرفی (خانقاہ قادریہ شرفیہ ٹم شریف، جھنگی، شرگڑھ)

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نہ ظلی نہ بروزی اور نہ ہی کسی اور قسم کا۔ کیونکہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی۔ آپ کی ختم نبوت کے بیان میں کثیر آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ ملاحظہ کریں:

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب:40)

''محمد ﷺ تم لوگوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔''

پھر مزید سورۃ المائدہ میں ارشاد فرمایا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:3)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تمہارے کے لیے پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔''

اس سے واضح ہوا کہ رسالت محمدی ﷺ پچھلی تمام رسالتوں کی جامع ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو خصوصی امتیازات سے نوازا ہے۔

۱۔ عالمگیریت ۲۔ خاتمیت

(ا) عالمگیریت! قرآن مجید میں ان امتیازات کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے قبل کے انبیاء اکرام کسی خاص قوم، زمانہ اور وقت کے لیے تشریف لائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی نبوت کو زماں ومکاں کی قیود سے مبرا کر دیا، آپ ﷺ کی رسالت نبی نوع انسان کے لیے ہر زمانے اور ہر خطے کے لیے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الاعراف 158)

''فرما دیجیے کہ لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سبا:28)

''اے پیغمبر ﷺ ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اکثر لوگ اس سے ناواقف ہے۔

اس آیت قرآنی نے تو اس حکم کو مزید عیاں کر دیا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:107)

''اے میرے محبوب ﷺ ہم نے آپ کو تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

آپ کی عالمگیر رسالت نے ہی ایک عالم گیر امت تشکیل دی، جس کی عالم گیریت اور آفاقیت اس آفاقی عقیدہ رسالت پر مبنی ہے۔

خاتمیت

رسالت و نبوت کا جو سلسلہ انسانی رہنمائی کے لیے قائم کیا گیا تھا اسے حضور اکرم ﷺ کی ذات پر مکمل کر کے ختم کر دیا گیا۔

آپ کی ذات ہی عالمی و آفاقی طور پر منبع ہدایت ہے۔ آپ کا اسوہ ہی کامل و اکمل اور قیامت تک کے لیے نمونہ اور معیار ہے سورۃ الاحزاب کی آیت 40 میں لفظ خاتم کے معنی بیان کرتے ہوئے امام راغب اصفہانی ''المفردات'' میں لکھتے ہیں۔

و خاتم النبیین لانہ ختم النبوۃ ای تمھا بھجیئہ (المفردات)

''حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ پر نبوت کو ختم فرمادیا گیا۔''

یعنی آپ کی آمد سے نبوت تمام ہو چکی۔

مشہور لغت دان ابن منظور ''لسان العرب'' میں فرماتے ہیں:

ختام القوم و خاتمهم و خاتمهم آخرهم و محمد خاتم الانبياء (لسان العرب)

ختام القوم (بکسر التاء) اور خاتم القوم (تا کی زبر کے ساتھ) ان سب کا معنی ہے قوم کا آخری فرد اسی نسبت سے مشہور ہے کہ حضور ﷺ کو خاتم الانبیاء کہا جاتا ہے۔''

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

''خَتَمَ اللّٰہُ النَّبِیِّینَ قَبْلَهٗ فَلَا یَکُوْنُ نَبِیٌّ بَعْدَهٗ''

''اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ آپ کی ذات پر ختم کر دیا، پس آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

امام ابن جریر طبری کے الفاظ میں

وخاتم النبيين الذى ختم النبوة قطيع عليها فلاتفتح لاحد بعده الى يوم القيامة (تفسیر طبری، ج:10، ص:12)

خاتم النبیین وہ عظیم ہستی ہے جنہوں نے نبوت کا سلسلہ ختم فرمادیا اور اس پر مہر (ثابت) نسب کر دی اب قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گی۔

خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّینَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

(ترمذی، ج:4، ص:499، حدیث:2219)

''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آنے والا نہیں۔''

دین کامل

انبیاء سابقین کے ارشادات کی روشنی میں آقا کریم ﷺ کی آمد پر اس دین کی تکمیل عیاں ہے، قرآن مجید میں مزید اس کو روز روشن کی طرح عیاں کر دیا۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ:3)

یہ بھی باری تعالیٰ کی طرف سے ختم نبوت کا ایک اعلان ہے کہ جب دین کی تکمیل ہوگئی اور اسلام ہر طرح کامل و مکمل دین ہوگیا اس لیے حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اب نہ کوئی نبی اور نہ دین آئے گا۔ تا قیامت آپ کا دین ہی انسانیت کی رہنمائی فرمائے گا۔ اور اس دین کی تبلیغ کے بارے ارشاد فرمایا کہ آپ کی نبوت کا کام جو کہ خیر کو عام کرنا اور شر کو ختم کرنا یہ تم میں سے ہر ایک پر فرض کر دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران:110)

"کہ تم ایک بہتر امت ہو اور لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہو تا کہ نیکیوں کا حکم کرو اور برائیوں سے بچو۔"

تو اگر کسی نبی کا بعد میں آنے کا انتظار ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس امت کو فرائض نبوت نہ سونپتا۔ اس مختصر بحث کے بعد یہ بات فکر انسانی کے لیے آسان ہو جاتی ہے کہ تکمیل دین اور پھر فرائض تبلیغ دین کے اہتمام کے بعد اعلان ختم نبوت ایک فطری عمل تھا۔

قرآن مجید کا محفوظ ہونا

اللہ تعالیٰ نے تمام سابقہ کتب کی حفاظت کی ذمہ داری خود نہ لی۔ مگر قرآن مجید کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

"ہم نے اس قرآن مجید کو نازل فرمایا اور ہم خود ہی اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔"

قرآن مجید کا قیامت تک کے لیے محفوظ ہو جانا بھی نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کی بین دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ان حضرات کے لیے کافی ہے جو تمام دلائل و براہین کے بعد ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں۔

ترجمہ: "کہ آنکھیں ہیں مگر دیکھ نہیں سکتے، کان ہیں مگر سن نہیں سکتے، کہ دماغ قوت فکر سے خالی ہے۔"

❁❁❁❁❁

محرم الحرام و ذکر اہل بیت

محمد اشرف نور، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

غریب وسادہ ورنگین ہے داستان حرم   نہایت اس کی ہے حُسین ابتداء ہے اسماعیل

یوں تو ہر زمانہ تخلیق خدا کا شاہکار ہے لیکن بعض ایام، بعض مہینے اپنی نمایاں خصوصیات کی وجہ سے دیگر ایام پر فوقیت رکھتے ہیں جیسے رمضان المبارک کا مہینہ، ربیع الاوّل شریف کا مہینہ، محرم الحرام وغیرہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ط (سورۃ ابراہیم:5) ''انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔''

ان ایام سے وہ مبارک ایام مراد ہیں جن میں اللہ جل شانہٗ کی طرف سے بڑی بڑی نعمتیں قوموں کو عطا ہوئی مثلاً حکومت واقتدار دشمنوں سے خلاصی، آفتوں سے نجات یا پھر وہ ایام جن میں نافرمان قوموں کو بڑے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا مثلاً وبا وقحط سالی محکومی وغلامی، تباہی و بربادی وغیرہ غرض ایام اللہ کے تحت ہر قسم کے تاریخی واقعات آجاتے ہیں۔

محرم الحرام شریف بڑا مبارک و محترم مہینہ ہے اسلامی سال کا یہ پہلا مہینہ اپنے اندر بڑی عظیم یادگاریں رکھتا ہے خصوصاً 10 ویں محرم کا دن تاریخ جس کو ''یوم عاشور'' کا نام دیتی ہے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلام میں چار مہینے حرمت والے قرار دیے گئے ہیں:

۱۔ ذوالقعدہ ۲۔ ذوالحجہ ۳۔ محرم الحرام ۴۔ رجب المرجب

زمانہ جاہلیت میں بھی عرب کے لوگ ان مہینوں کو محترم رکھتے ان میں جنگ وجدال کو حرام تصور کرتے تھے اسلام نے ان مہینوں کو اور زیادہ حرمت عطا کی خصوصاً محرم الحرام کو باقی تینوں پر فوقیت حاصل ہے اس کی وجہ یوم عاشور (دسویں محرم کا دن) جس میں قدرت الٰہیہ کی بڑی بڑی نشانیاں ظاہر ہوئی جو تاریخ میں اہم مقام رکھتی ہے۔ اسی یوم عاشور کے دن

☆ حضرت آدم وحوا علیہما السلام کی تخلیق ہوئی اور ان کی توبہ کو اسی دن شرف قبولیت حاصل ہوا۔ ☆ حضرت ادریس وعیسیٰ علیہما السلام کو آسمانوں پر اٹھایا گیا۔ ☆ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی طوفانِ نوح میں جودی پہاڑ پر خیریت سے اتری۔ ☆ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے

پیٹ سے زندہ سلامت باہر تشریف لائے۔☆ عرش و کرسی، لوح و قلم، زمین و آسمان، چاند و سورج ستارے وغیرہ کی تخلیق اسی دن ہوئی۔☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون جیسے ظالم، سفاک اور خدائی کے دعویدار شخص سے نجات ملی اور فرعون مع لشکر دریا میں غرق ہوا۔☆ اسی دن قیامت وقوع پذیر ہوگی۔(مصنف عبدالرزاق، ج:4، ص:91، 290)

یوم عاشور کی اہمیت مذکورہ بالا واقعات کے علاوہ اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ اسی دن حضرت امام عالی مقام شہزادہ گلگوں قباء، راکب دوش مصطفیٰ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء کی آنکھوں کے تارے، تاجدارِ ولایت شیرِ خدا کے پیارے حضرت امام حسین علیہ السلام نے تقریباً 20 ہزار عراقی سور ماؤں، انعام و اکرام کے لالچی، مسلح فوجیوں کے مقابلے میں اپنے بیٹے، بھانجے، بھتیجے صرف اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے میدان کرب و بلا میں قربان کرا دیے اور خود بھی محرم الحرام کی ۱۰ تاریخ کو ۶۱ ہجری بمطابق ۱۰/ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک تقریباً ۵۶ سال ۵ ماہ ۵ دن کی عمر میں جام شہادت نوش فرما کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے (اناللہ وانا الیہ راجعون)۔

گھر لٹانا سر کٹانا کوئی تجھ سے سیکھ جائے جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلبیت

اس لیے ہر سال جب یہ تاریخ آتی ہے تو محبانِ اہل بیت اس واقعہ فاجعہ کو یاد کر کے غم و اندوہ میں ڈوب جاتے ہیں طبعی طور پر یہ واقعہ سن کر اگر غم تازہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں البتہ قصداً سوگ منانا ماتم و نوحہ کی فضا پیدا کرنا سینہ کوبی کرنا کسی طرح بھی شرعاً جائز نہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ نویں اور دسویں محرم کا روزہ رکھا جائے۔ صدقہ و خیرات کریں کھانا پکائیں، اہل و عیال دیگر لوگوں کو کھلائیں، پانی، دودھ کی سبیل لگائیں جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا:

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عَیَالِہٖ فِیْ النَّفَقَۃِ۔ یَوْمَ عَشُوْرَآء وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَائِرُ سَنَۃٍ اَوْ کَمَا قَالَ

(مشکوۃ المصابیح، باب فضل الصدقۃ، فصل ثالث، حدیث 1926)

ترجمہ ''حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی یوم عاشور کے دن کھانے پینے میں اپنے اہل و عیال پر وسعت کرے گا تو اللہ پاک اس پر پورا سال وسعت فرمائے گا۔''

اس حدیث کے بارے حضور غوث اعظم محبوب سبحانی الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز

تصنیف غنیۃ الطالبین، جلد دوم صفحہ 54 پر لکھتے ہیں۔

''حضرت سفیان ثوری نے فرمایا ہم نے اس کا (50) سال تجربہ کیا تو وسعت ہی دیکھی۔''

چنانچہ اس دن رات کی عبادت کے متعلق تاجدار ولایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے 9 محرم کا دن گزار کر آنے والی رات میں عبادت کی تو جب تک اللہ چاہے گا اسے زندہ رکھے گا۔ روزہ رکھنے کے متعلق ارشاد فرمایا:

عَنْ اَبِی قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ صِیَامُ یَوْمَ عَاشُوْرَآء اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہ

(مشکوۃ المصابیح، باب القضاء، فصل اول، حدیث 2044)

''حضرت ابو قتادہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشورہ کے روزے پر اللہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

عام طور پر لوگ اس دن کی اہمیت کو خاص توجہ نہیں دیتے حالانکہ اس دن کے فوائد کا ذکر احادیث مبارکہ، اقوال صحابہ کرام میں موجود ہے۔ ان تاریخی واقعات وروایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ محرم الحرام شریف کا مہینہ خصوصاً یوم عاشور کا دن اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عظمت کا حامل ہے۔

اس دن کے ایسے اعمال صالحہ کے متعلق اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی کے خلیفہ وتلمیذ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں رقم طراز ہیں۔

''ماہ محرم میں (۱۰) دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت امام حسین اور دیگر شہداءِ کربلا کو ایصال ثواب کرتے ہیں کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے کوئی شرینی پر کوئی مٹھائی پر کوئی روٹی گوشت پر جس پر چاہو فاتحہ جائز ہے۔ بہت سے لوگ پانی اور شربت کی سبیل لگاتے ہیں جاڑوں میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے۔ جو کارِ خیر کرو ثواب پہنچاؤ ہوسکتا ہے کسی کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔

بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہداء کربلا کے دوسروں کی فاتحہ خوانی نہ دلائی جائے۔ ان کا یہ خیال غلط ہے جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے ان دنوں میں بھی ہوسکتی ہے۔

(بہار شریعت، تخریج شدہ، ج:3، حصہ:16، ص:643، باب ایصال ثواب، مسئلہ نمبر1)

اہل بیت اطہار کی تعظیم وتکریم فی آیۃ التطہیر واحادیث

اہل بیت کرام کی تعظیم وتکریم کرنا اہل ایمان کا ایک اہم فریضہ ہے ارشاد باری تعالیٰ:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡھِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ
وَ یُطَھِّرَکُمۡ تَطۡھِیۡرًا (الاحزاب:33)

"اے اہل بیت یعنی نبی کے گھر والوں اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپا کی
دور فرمادے اور تمہیں خوب صاف ستھرا کر دے۔"

تو جن کی تعریف وتوصیف قرآن بیان کرے ہم گلستان رسالت کی بہاروں اور چمنستان نبوت کے پھولوں کے حضور عقیدت کے پھول کیا نچھاور کر سکتے ہیں؟

مندرجہ بالا آیۂ کریمہ اور دیگر کئی آیات میں اللہ نے اہل بیت کی عظمت وشان کو بیان کیا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کرام کی یہی رائے اور احادیث طیبات بھی اس پر شاہد ہیں کہ یہ آیت حضرت علی المرتضٰی، حضرت سیدہ طیبہ فاطمۃ الزہراء، حضرت امام حسن مجتبٰی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کے بارے نازل ہوئی۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں رسول مکرم ﷺ نے فرمایا:

مفہوم حدیث: نبی رحمت ﷺ اپنے کاشانہ اقدس سے تشریف لائے ان کے ساتھ حضرت علی، فاطمۃ الزہرا اور حسنین کریمین تھے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ حضرت علی وفاطمہ کو اپنے پاس بٹھایا اور امام حسن کو ایک ران پر امام حسین کو دوسرے ران پر بٹھا کر اوپر اپنی چادر مبارک لپیٹ دی اور یہ آیت تلاوت کی

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡھِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ
وَ یُطَھِّرَکُمۡ تَطۡھِیۡرًا

دوسری روایت میں ہے کہ چادر لپیٹ کر یہ دعا بھی فرمائی:

اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھۡلُ بَیۡتِیۡ وَ خَاصَّتِیۡ فَاذۡھَبۡ عَنۡھُمُ الرِّجۡسَ
وَ طَھِّرۡھُمۡ تَطۡھِیۡرًا

یا الٰہی یہ میری اہل بیت ہیں ان سے ہر ناپاکی دور فرما اور انہیں پاک
صاف کر کے خوب ستھرا کر دے۔

حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ نے چادر اٹھائی تا کہ وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائے رسول اللہ نے چادر کھینچ لی انہوں نے عرض کی اِنِّیۡ مَعَکُمۡ کہ یارسول اللہ میں بھی تمہارے ساتھ ہو جاؤں تو فرمایا: اِنَّکَ مِنۡ اَزۡوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ عَلٰی خَیۡرٍ "یعنی تم نبی کی ازواج میں سے ہو اور بھلائی پر ہو۔" (صحیح مسلم، باب فضائل اہل بیت النبی، رقم الحدیث: 2463)

عظمت اہل بیت کے متعلق چند احادیث

سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی اہل بیت کا ہر فرد محسن اسلام ہے اور اہل اسلام کے لیے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے نبی رحمت نے اپنی "وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى" کی زبان مبارک سے اہل بیت کی شان اور ان کی حیثیت کو بیان فرمایا۔ ان نفوس قدسیہ کے دامن تھامنے، ان کے درِاقدس کا دریوزہ گر بننے۔ فیوض و برکات کے حاصل کرنے ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایات کو بیان فرمایا۔ چند احادیث

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِىْ

حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم میرے بعد بھی انہیں مضبوطی سے تھامے رکھو تو کبھی گمراہ نہیں ہوسکو گے۔

اَحَدُهُمَا، كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ السَّمَآءِ الْاَرْضِ

ان میں سے پہلی کتاب اللہ (قرآن کریم) آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی (کی مانند) ہے۔

وَثَانِيْهُمَا: عِتْرَتِىْ اَهْلُ بَيْتِىْ لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ

اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس مل کر آئیں گے جدا نہیں ہوں گے۔

فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِىْ فِيْهِمَا

پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

(جامع ترمذی، باب فی مناقب اہل بیت النبی، حدیث 3788)

معزز قارئین کرام! اس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ سرکار دوعالم نے قرآن اور اہل بیت اطہار کو ساتھ ساتھ بیان کیا دونوں کے ساتھ ایک سلوک کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گویا مطلب یہ ہوا کہ جس طرح قرآن کا انکار، قرآن کی بے ادبی دائرہ اسلام سے خارج کردیتی ہے تو جو کوئی اہل بیت اطہار کی بے ادبی و گستاخی کرے گا اس کا انجام کیا ہوگا؟ اگر قرآن کو طاق نسیان میں رکھ کر بھول جائے، نہ پڑھے، نہ سنے، نہ اس کی طرف رجوع کرے تو ہم سمجھیں گے کہ یہ بندہ گمراہ اور ذلیل و رسوا ہو گیا جیسے مفکر پاکستان نے کہا۔

وہ معزز تھے زمانہ میں مسلماں ہو کر — تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

تو جس طرح قرآن سے کٹ جانا گمراہی اسی طرح اہل بیت سے کٹ جانا بھی گمراہی ذلت ورسوائی ہے اسی پہلو کو اگر اس کے برعکس دیکھا جائے تو جس طرح قرآن کو پڑھ کر بندہ مومن کے دل میں حلاوت ایمانی اور کیف وسرور پیدا ہوتا ہے اسی طرح اہل بیت نبوت کا ذکر سن کر بھی حلاوت ایمانی پیدا ہوتی ہے جس کا دل اہل بیت کے ذکر سے کیف وسرور محسوس نہ کرے وہ سمجھ لے کہ حلاوت ایمانی سے خالی دل لیے پھرتا ہے۔اس لیے سرکار دوعالم نے ان کو اکٹھا بیان کیا اور ہمیں خبردار کر دیا کہ میرے بعد ان دونوں کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنا کر رکھنا ۔

خدا شاہانِ دہر کا دریوزہ گر نہ کرے　　　بڑے مزے سے ہوں زیرِ دامانِ اہل بیت

محبت اہل بیت کرام

خاندان نبوت کی محبت بندہ مومن کے لیے متاعِ گراں ہے،ایمان کا حصہ ہے ان کی محبت کے علاوہ ایمانی تکمیل اور ایمانی حلاوت کا ملنا محال ہے جیسا کہ محبت اہل بیت کے بارے ارشاد نبوی ہے:

☆ اپنی اولاد کو تین خصلتیں سکھاؤ۔　ا۔اپنے نبی کی محبت　۲۔اہل بیت کی محبت

۳۔قرآن کی قرأت　　(کنز العمال،ج:16،ص:189،حدیث:45401)

۲۔ دوسری حدیث میں فرمایا:

جو اللہ کی محبت رکھتا ہے وہ قرآن کی محبت رکھتا ہے جو قرآن کی محبت رکھتا ہے وہ میری محبت رکھتا ہے اور جو میری محبت رکھتا ہے وہ میرے اصحاب اور قرابت داروں (اہل بیت) کی محبت رکھتا ہے۔(الصواعق المحرقہ،باب حادی عشر،المقصد الثانی،ص:173)

اس جیسی دیگر سینکڑوں احادیث میں محبت اہل بیت کو اجاگر کیا گیا ہے ایک اور مستند حدیث سے محبت اہل بیت کے بدلے انعام وکرامات کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تفسیر ”مفاتیح الغیب المشہور تفسیر کبیر میں آیت قرآنی:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی (الشوریٰ:23)

کی تفسیر کرتے ہوئے ایک طویل حدیث نقل کرتے ہیں ترجمہ دیکھیں:

ترجمہ:”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا وہ شہید فوت ہوا۔سن لو! جو محبت اہل بیت میں فوت ہوا اس کے گناہ بخش

دیے جائیں گے۔ سن لو! جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا وہ گویا توبہ کر کے فوت ہوا۔ جو محبت اہل بیت میں فوت ہوا وہ اپنا ایمان مکمل کر کے فوت ہوا، (کامل ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوا) جو محبت اہل بیت میں فوت ہوا ملک الموت اسے جنت کی خوشخبری سناتا ہے۔ جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا اسے جنت کی طرف ایسے روانہ کیا جائے گا جیسے دلہن کو دولہا کے گھر کی طرف روانہ کیا جاتا ہے۔ سن لو جو محبت اہل بیت میں فوت ہوا تو وہ اہلسنت والجماعت پر ثابت قدم رہ کر فوت ہوا۔"

یہ ساری خوشخبریاں ان خوش قسمت لوگوں کے لیے جو اہل بیت نبوت، خاندان رسالت سے محبت رکھتے ہیں اور جو بغض دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں ان کے بارے فرمایا:

اَلَا مَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَکْتُوْبًا بَیْنَ عَیْنَیْہِ اٰیِسٌ مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ...... وَلَمْ یَشُمَّ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ۔ (تفسیر کبیر، ج:7، ص:390)

"یعنی خبردار سن لو! جو کوئی اہل بیت کے بغض میں اس دنیا سے مرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے...... وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔"

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف "الشفا بتعریف حقوق المصطفی" المعروف شفا شریف میں لکھا ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَعْرِفَۃُ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ بَرَآءَۃٌ مِنَ النَّارِ وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَالْوِلَایَۃُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ

آل محمد کی معرفت دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے آل محمد کی محبت پل صراط سے گزرنے کا ذریعہ ہے۔ اور آل محمد کی دوستی عذاب سے چھٹکارہ ہے۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفی، فصل، ومن توقیرہ ﷺ، ج:2، ص:80)

ان روایات کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ اہل بیت کرام سے سچی محبت وعقیدت اور مخلصانہ نظریہ ہی سرمایۂ ایمان اور ذریعہ نجات ہے جبکہ اس خاندان کی گستاخی و بے ادبی سراسر

موجب ہلاکت وتباہی ہے۔

واقعہ کرب وبلا مرقع عبرت!

یہ محبت اہل بیت اطہار کا ثمرہ ہی ہے کہ بندہ مومن کا ایمان پایہ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے بندہ ایمان کی حلاوت محسوس کرتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام آج ہمیں نصیب ہوا ہے تو یہ اہل بیت کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ اگر امام عالی مقام میدان کربلا میں یزیدیت کے مقابلے میں کھڑے نہ ہوتے تو اللہ بہتر جانے اسلام آج کس حال میں ہوتا؟ گویا واقعہ کرب وبلا اسلام کی بقاء کا ذریعہ ہے اور یزیدیت کی یلغار کا منہ توڑ جواب ہے۔

یوں تو دنیا کی تاریخ کا ہر ورق انسان کے لیے عبرت کا نمونہ ہے لیکن سیدنا وسید شباب اہل الجنہ حضرت امام حسین کا واقعہ شہادت پوری تاریخ میں ایک خاص امتیاز رکھتا ہے جس میں ایک طرف ظلم وجور، سنگدلی وبے حیائی کے حیرت انگیز واقعات اور دوسری طرف آلِ اطہار رسول کریم کے چشم وچراغ تقریباً 72 متعلقین کی چھوٹی سی جماعت باطل کے مقابلے میں ڈٹی ہوئی ہے اور آخر کار تن من کی قربانی پیش کر کے دین اسلام کو سینے سے لگا لیتے ہیں یہ واقعہ ہمارے لیے عبرت کا نشان ہے کیونکہ آج بھی شہدائے کربلا کی روحیں درد وغم کا رسمی مظاہرہ کرنے والوں کی بجائے ان لوگوں کو ڈھونڈ رہی ہے جو ان کے درد وغم کے شریک اور ان کے مقصد ومشن کے حامی ہیں۔

شہدائے کربلا کی خاموش مگر زندہ جاوید زبانیں مسلمانوں کو ہمیشہ اس مقصد عظیم کی دعوت دیتی رہتی ہیں جس کے لیے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بے چین ہو کر پہلے مدینۃ الرسول کو خیر باد کہہ کر مکۃ المکرمہ پہنچے پھر مکہ مکرمہ کو چھوڑ کر کوفہ جانے کے لیے مجبور ہوئے اور اس مشن کی کامیابی کے لیے اپنے سامنے اپنی اولاد قربان کی پھر خود قربان ہو گئے۔

اگر واقعہ کربلا کو نظر عمیق سے پڑھا جائے اس کے اغراض ومقاصد کو سمجھا جائے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے خطوط وخطبات (جو اہل کوفہ کو، یزیدیوں کو لکھے) درج ذیل مقاصد کو واضح کرتے نظر آتے ہیں امام حسین نے یہ عظیم قربانی کیوں پیش کی؟

☆ کتاب وسنت کے قانون کو صحیح طور پر نافذ کرنے اور نانا جان نبی رحمت کے دین کے احیاء کے لیے۔

☆ اسلام کے نظام عدل کو از سر نو قائم کرنے کے لیے۔

☆ اسلام میں خلافت و نبوت کی بجائے ملوکیت کا قلعہ قمع کرنے کے لیے۔

☆ حق کے مقابلے میں زور و زر کی نمائش سے مرعوب نہ ہونے کا پیغام پہنچانے کے لیے

☆ حق کی بقاء کے لیے اپنا مال جان اولاد سب کچھ کی قربانی سے دریغ نہ کرنے کا درس دینے کے لیے

☆ کسی دنیاوی جاہ و منصب کی چاہت نہیں بلکہ اللہ رسول کی خوشنودی کے حصول کے لیے

ان مقاصد کے پیش نظر امام عالی مقام سیدہ طیبہ عالمہ فاضلہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال حسین لجپال نے سجدے میں سر کٹا دیا لیکن یزید پلید کی بیعت نہیں کی ان کی یہ قربانی بے مثل و بے مثال ہے۔

اس واقعہ کو پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ ظلم و جور کو فتح نہیں ہوئی بلکہ ظالم نے مظلوم سے زیادہ ظلم اپنی جان پر کیا اور وہ جن مظلوموں کو فنا کرنا چاہتے تھے وہ درحقیقت آج تک زندہ ہیں ان کے مقاصد بھی زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے اور گھر گھر ان کا ذکر خیر ہوتا رہے گا۔

گویا اس واقعہ میں ہر عام و خاص کے لیے درس عبرت ہے بالخصوص ان لوگوں کے لیے جو حکومت و اقتدار کے نشہ میں مست ہو کر ظلم و عدل سے اپنے آپ کو قطع نظر کر لیں بڑی نشانیاں ہیں۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ (الحشر:2) اے شمع رسالت کے پروانو!

حسین سے محبت کرنے والوں حسینیت کے کردار کو اپنے قول و عمل میں زندہ کرو! تاریخ کربلا صرف واقعہ نہیں بلکہ یہ پوری ایک تحریک ہے تمہارے ہاتھوں میں اس تحریک کا پرچم ہے اس پرچم کو تھام کر تاریخ کا رخ بدل دو۔

فرقہ واریت اور دہشت گردی کے اس دور میں ہر یزیدی کو پہچانو! امن و مساوات اور ہمدردی کی پرچار کرو! یہی شعور کربلا ہے یہی پیغام محرم الحرام شریف ہے اسی پیغام کو لے کر نکلو منزلیں تمہارے قدم چومنے کے لیے بے تاب ہیں۔

اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ مالک کائنات ہمیں اہلبیت اطہار کی پکی سچی محبت عطا فرمائے ان نفوس قدسیہ کے نقش پا پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ نبی المرسلین۔

ولادتِ آنجناب رسالتمآب ﷺ

سید ابوالفیض قلندر علی سہروردی قدس سرہ

حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ 12 ربیع الاوّل مطابق 20 اپریل 571ء کو کتمِ غیب سے منصہ شہود پر جلوہ افروز ہوئے اور پوری کی پوری کائنات نے اس ظہورِ قدسی پر بصد ادب و احترام سر جھکا لیا۔ فضائے بسیط میں ایک شورِ مسرت و شادمانی بلند ہوا کہ وہ مختار نبی آ گیا جو کفر و کشر کی ظلمتوں کے طلسم کو توڑ کر رکھ دے گا۔ وہ باعثِ تخلیقِ کائنات تشریف لے آیا جو ایک دنیا کو خارزارِ غم والم سے نکال کر آرام و راحت کے فردوس میں پہنچا دے گا۔ وہ پھول کھِلا جس کی نگہت بیزیاں اور تر دستیاں مشامِ عالم کو معطر اور معنبر کر دیں گی۔ وہ ہادی نمودار ہوا جس کی تعلیم و تلقین تا قیامِ قیامت مخلوقِ خدا کو ہدایت و نجات کی سند دیتی رہے گی۔ وہ آفتابِ قطب نکلا جس سے اس جہانِ آب و گل کا ذرّہ ذرّہ قدسیوں کے ساتھ مل کر اس نورِ ایزدی کی درخشانیوں سے ابدی طور پر کسبِ ضیا کرتا رہے گا اور دنیا کی ماسوا پرستی خدا پرستی سے بدل جائے گی۔ غلام و آقا برابر اور شاہ و گدا ہمسر ہو جائیں گے۔ ویرانے گلستان اور دیوانے علم و حکمت کے پاسبان نظر آئیں گے ہر متکبر کی کبریائی کو اس کے فقیر اور ہر فرعونِ بے سامان کی باطل خدائی کو اس کے نخچیر ٹھکرا دیں گے۔ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

احادیث ختم نبوت در تخلیق و بعثت

مفتی محمد صفدر نقشبندی (امیر محافظان ختم نبوت تحصیل لالیاں)

قادیانی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نبوت کی مہر ہیں جس شخص پر آپ ﷺ کی مہر لگ جاتی ہے وہ نبی بن جاتا ہے اور آیت ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ'' کا یہی مطلب لیتے ہیں ان کے نزدیک غلام احمد قادیانی پر بھی آپ کی مہر لگی اور وہ نبی بن گیا۔ (نعوذ باللہ) ختم نبوت کا یہی معنیٰ قرآن مجید کی خالص تحریف ہے۔

مستند لغات کے حوالوں سے اور اہل لغت کی تصریحات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ خَاتِم اور خَاتَم کا معنی عاقب اور آخر ہے۔ ختم نبوت کے اس عقیدے پر بیسیوں آیات اور سینکڑوں احادیث مبارکہ شاہد ہیں ذیل میں ہم فقط ربیع الاوّل شریف کی مناسبت سے چند احادیث تخلیق اور بعثت کے حوالے سے درج کریں گے۔

حدیث نمبر 1

كُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرُهُمْ فِي الْبَعْثَ

(کنز العمال، حدیث 31912)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں تخلیق نور کے لحاظ سے سب سے پہلے ہوں اور دنیا میں ظہور کے لحاظ سے سب سے آخر ہوں۔''

حدیث نمبر 2

كُنْتُ اَوَّلُ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَ اٰخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ

(کنز العمال، ج:3، ص:534، حدیث 32176)

رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے

نور کی تخلیق کے لحاظ سے پہلا میں ہوں اور بھیجے جانے کے لحاظ سے میں آخر میں ہوں۔

حدیث نمبر 3

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ یہ آیت پڑھتے:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ (الاحزاب:6)

تو آپ ﷺ فرماتے کہ مجھ سے خیر کی ابتداء کی گئی ہے اور بعثت میں سب نبیوں سے آخر میں ہوں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث:31753 بحوالہ تبیان القرآن، ج:9، ص:467)

حدیث نمبر 4

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ معراج کی ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس کے آخر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا:

قَدِ اتَّخَذْتُکَ خَلِیْلًا وَ ھُوَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاۃِ مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ الرَّحْمَانِ وَ اَرْسَلْتُکَ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً وَ جَعَلْنَا اُمَّتَکَ ھُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَھُمُ الْآخِرُوْنَ وَجَعَلْتُ اُمَّتَکَ لَاتَجُوْزُ لَھُمْ خُطْبَۃٌ حَتّٰی یَشْھَدَ اَنَّکَ عَبْدِیْ وَ رَسُوْلِیْ وَ جَعَلْتُکَ اَوَّلَ النَّبِیِّیْنَ خَلْقًا وَ آخِرَھُمْ بَعْثًا۔

(مسند البزار، ج:1، ص:44، رقم الحدیث:55)

ترجمہ: میں نے آپ ﷺ کو خلیل بنایا اور توراۃ میں لکھا ہوا ہے محمد ﷺ رحمان کے حبیب ہیں اور میں نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنایا اور آپ ﷺ کی امت کو اول اور آخر بنایا اور جب تک آپ کی امت یہ گواہی نہ دے کہ آپ ﷺ میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔ ان کا خطبہ جائز نہیں ہو گا اور میں نے آپ ﷺ کو پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے بنایا اور دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا اور آپ کو نبوت کی ابتداء کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔

یہودی آپ ﷺ کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ "یُبْعَثُ مَکَّۃَ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ وَلَمْ یَبْقَ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ" وغیرہ یعنی وہ مکہ میں آئے گا اس کا نام احمد ہوگا اس کے سوا انبیاء میں کوئی باقی نہیں بچا۔ (الخصائص الکبریٰ)

حدیث نمبر 5

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بصریٰ کے عبادت خانے میں گیا وہاں کے راہب نے پوچھا آپ لوگوں میں کوئی شخص حرم کا رہنے والا ہے میں نے کہا ہاں میں ہوں۔ اس نے کہا مکہ میں احمد آ چکا ہے؟ میں نے کہا کون احمد؟ اس نے کہا عبدالمطلب کا بیٹا یہی اس کا شہر ہے جہاں وہ ظاہر ہوگا اور نخلستان وحرہ کی طرف ہجرت کرے گا حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں واپس مکہ گیا تو میں نے لوگوں سے پوچھا کیا کوئی نیا واقعہ ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں محمد بن عبداللہ نے نبوت کا اعلان کیا ہے اور ابوبکر اس کا ساتھ دے رہا ہے میں ابوبکر سے ملا انہیں ساری بات بتائی اور ان سے پوچھا کیا تم ان کا ساتھ دے رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں تم بھی چلو ان کا ساتھ دو۔ وہ حق کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ ہم دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور راہب والی بات عرض کی۔ (الوفا، ص:56) اس قسم کی روایات، ابونعیم، حاکم، بیہقی، طبرانی اور ابن سعد نے کثرت سے بیان کی ہے۔

آتے رہے انبیاء کَمَا قِیْلَ لَھُمْ
وَالْخَاتَمُ حَقُّکُمْ کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفترِ تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر اَکْمَلْتُ لَکُمْ

(اعلیٰحضرت بریلوی)

محمد شریف بقاء (لندن) — انتخاب: ڈاکٹر میاں محمد یاسین (اوکاڑہ)

نبی اکرم ﷺ کی ولادت سے قبل نہ صرف عرب بلکہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی انسانوں کی حالت معاشرتی، تہذیبی، مذہبی اور سیاسی لحاظ سے بہت زیادہ ناگفتہ بہ تھی۔ تاریخ عالم اس بات کی شاہد ہے کہ عام انسان خصوصاً غریب، محکوم، پسماندہ اور مظلوم طبقات تو حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہے تھے، عرب میں لڑکیوں کی پیدائش کے وقت انہیں زندہ درگور کرنے کی عام رسم تھی۔ عورت کا مرتبہ بے حد پست تھا۔ غلاموں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا تھا اس کا حال پڑھ کر ہر انسانیت دوست کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ ملوکیت، سرمایہ داری، مذہبی پیشوائیت، قبائلی امتیازات اور محدود تصور زندگی نے زندگی کو موت سے بدتر بنا دیا تھا۔ ایسے انسانیت سوز زمانے میں ہادی اعظم ﷺ متولد ہوئے اور انہوں نے اپنے انقلاب آفریں پیغام، خدائی تعلیمات اور اپنی پرکشش شخصیت اور جاذبیت صفات و کمالات کی بناء پر مظلوم، محکوم اور مقہور انسانوں کی وہ تمام زنجیریں کاٹ کر رکھ دیں جن میں انسانیت بری طرح جکڑی ہوئی تھی۔

قرآن حکیم مصلح اکبر ﷺ کے اس حریت آموز اقدام کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

ترجمہ: ''اور وہ ان کا بوجھ اتارتا ہے اور وہ زنجیریں کاٹتا ہے جو ان پر تھیں۔''

مفکر اسلام اور ترجمان ملت علامہ اقبال بعثت نبوی ﷺ سے قبل انسانوں کی حالت زار کا نقشہ اس آیت قرآنی کو مد نظر رکھ کر ان اشعار میں کھینچتے ہیں۔

بود انسان در جہاں انساں پرست ... ناکس و نابود مند و زیردست

سطوت کسریٰ و قیصر رہزنش ... بندہا دردست و پا و گردنش

کاہن و پاپا و سلطان و امیر — بر یک نخچیر صد نخچیر گیر
صاحب اورنگ وہم پیر کنشت — باج بر کشت خراب رو نوشت
در کلیسا اسقف رضواں فروش — بہر ایں صید زبوں دامے بدوش
از غلامی فطرت او دوں شدہ — نغمہ ہا اندر نے خوں شدہ
تا امینے حق بہ حق داراں سپرد — بندگاں را مسند خاقاں سپرد
اعتبار کار بنداں را فزود — خواجگی از کار فرمایاں ربود
قوت او ہر کہن پیکر شکست — نوع انساں را حصار تازہ بست
تازہ جاں اندر تن آدم دمید — بندہ را باز از خداونداں خرید

میلاد النبی ﷺ سے پیشتر دنیا میں خصوصاً قیصر و کسریٰ اور ان کے کاسہ لیس حواری اور نام نہاد مذہبی رہنما جس طرح زیردستوں، کمزوروں، غریبوں اور سادہ لوح انسانوں کا مذہبی، سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی استحصال کر رہے تھے اس کی عکاسی علامہ موصوف کے مندرجہ بالا اشعار میں کی گئی ہے۔ سرور کائنات اور سردار انبیاء حضرت محمد ﷺ نے بنی نوع انسان کو ان ظالموں کے پنجہ ستم سے نجات دلائی اور انہیں صرف خدائے واحد کی بندگی کا خوگر بنا دیا، کیا ایسے محسن اور ہمدرد کو حقیقتاً محسن انسانیت کہنا درست نہ ہوگا؟ سب محکوم و مجبور طبقات انسانی کو ایسے محسن کی یاد منانی چاہیے۔

مسلمان پر تو ذمہ داری اور بھی زیادہ عائد ہو جاتی ہے کیونکہ وہ رحمۃ للعالمین کی امت اجابت میں شامل ہیں اور انہیں دنیا کی بہترین امت کا لقب ملا۔

شاعر مشرق اور حکیم الامت نے 30 دسمبر 1919ء کو ترکوں کی حمایت میں موچی دروازہ کے باہر منعقدہ جلسے میں میلاد النبی ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا:

مسلمانو! تم کو یاد ہے جب عرب میں نبی آخر الزماں ﷺ پیدا ہوئے، اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی۔ قسطنطنیہ میں قیصر کی سختی یورپ کی قوموں کا گلا گھونٹ رہی تھی، اس وقت یہ امر واضح کیا گیا کہ خدا کی اطاعت کے سوا اور کسی کی اطاعت نہ کی جائے۔ تمہارا مذہبی عقیدہ ہے کہ انسان کو آزادی ملنی چاہیے۔

آنحضرت ﷺ نے روسیوں سے کئی صدیاں پیشتر دنیا کو قرآن کی ابدی، تعمیری، ٹھوس اور

حقیقی اخوت و مساوات، حریت اور عدل و انصاف کا انقلابی اور حیات آفریں تصور دیا تھا۔ بنی نوع انسان کی عالمگیر برادری، ہمہ گیر وحدت اور آفاقی نظام زندگی کا جو نظریہ انہوں نے دیا تھا اس سے مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی فیض یاب ہو رہے ہیں ...... اوہام پرستی، ملوکیت، سرمایہ داری، مذہب و سیاست کی ثنویت، فرار عن الحیات، خالص مادہ پرستی، دہریت، عقل پرستی، وطنیت، قومیت اور نسل پرستی کی بجائے انہوں نے معقولیت پسندی، فرد و جماعت کی ہم آہنگی، مذہب و سیاست کی وحدت، دین و دنیا کے حسین امتزاج، جلال و جمال کے اتحاد، مادہ، روح اور عقل و عشق کے ربط باہمی اور آفاقی برادری کا جاندار تصور دیا ہے جسے دنیا تجربہ و آزمائش کی منزلوں سے گزرنے کے بعد قبول کر چکی ہے۔

آمریت اور مطلق العنان طرز حکومت کی جگہ خدائی حاکمیت اور باہمی مشاورت کا نظریہ ہی پائیدار اور پُر امن نظام حکومت کی اساس بن سکتا ہے۔ ہادی اعظم ﷺ نے قرآنی تعلیمات کے ذریعے مطالعہ کائنات اور مشاہدۂ فطرت کی طرف توجہ مبذول کر کے ہمیں تسخیر کائنات کا درس دیا ہے، اس لحاظ سے وہ انبیاء اور رسل ﷺ کی جماعت میں ممتاز ترین دکھائی دیتے ہیں۔ وہ جس خدائی اور آخری ضابطہ حیات کے حامل ہیں وہ قدیم اور جدید حقائق اور آنے والے مستور امور کا بھی مجموعہ تمام ہے۔ مفکر اسلام بعثت نبوی کے اس پہلو پر اظہار خیال کرتے ہوئے بجا کہتے ہیں:

> Looking at the matter from this point of vies, then, Prophet of Islam seems to stand between the ancient and the modem World. In so far as the source of his revelation is concerned he belongs to the ancient World.In so far as the spirt of his revelation is concerned he belongs to the modren Word. His life discovers other sources of knoledge suitable to its new direction.

قرآن حکیم نے بعثت نبوی ﷺ کو کسی خاص گروہ انسانی، علاقے اور زمانے تک محدود نہیں کیا بلکہ اسے آفاقی قرار دیتے ہوئے تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و فلاح کا موجب کہا

ہے۔ارشاد ایزدی ہے۔ترجمہ: "اے نبی ﷺ! تم کہہ دو کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔"

جب ان کی نبوت ورسالت تمام ادوار کے تمام انسانوں کے لیے ہے تو پھر لازمی طور پر ختم نبوت کا عقیدہ ہمارے ایمان کا جزو لاینفک بن جاتا ہے۔ان سے قبل جتنے انبیاء ورسل آتے تھے، ان کا پیغام آفاقی نوعیت کا نہیں تھا۔ایسے عظیم الشان رسول ﷺ پر جب خدا اور اس کے ملائکہ تحسین وآفرین کے گلہائے محبت نچھاور کریں اور ان پر صلوٰۃ وسلام کہیں تو کیا ہم ان کے میلاد پر مسرت کا اظہار نہ کریں؟ شاعر مشرق اور مفکر اسلام نے محسن کائنات اور رحمت دو عالم کو مسلمانانِ عالم کے لیے مرکز عقیدت اور محور محبت واعتماد خیال کرتے ہوئے اپنے ایک خط مورخہ 4 اگست 1929 میں میلاد النبی ﷺ کی ایک تقریب کے ضمن میں لکھا تھا:

I am glad to hear that the (Prophet's Birthday invoked great enthusiasm in South India. I believe the personality of the Prophet is the only force which can bring togather the scattered forces of Islam in this country. The organization of Muslims is badly needed in view of that is coming in the nearfutuer.

ہم کو قرآن، ایمان اور دین کی دولت جس ہستی اعظم ﷺ کی بدولت نصیب ہے اور جس کے اسوۂ حسنہ کو ہمارے لیے قابل نمونہ بنایا گیا ہے، وہ ہمارے لیے محسن عظیم اور رہبر کامل ہے۔ اس کی یاد سے ہمارے دل کیوں آباد نہ ہوں اور ہم کیوں نہ ان کی ولادت پاک پر اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کریں۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے!

(بشکریہ: کار آمد تراشے، از علامہ غلام نصیر الدین چشتی)

آپ کا سوال؟

مفتی محمد عمران حنفی (دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور)

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مسلمان کا قادیانیوں کے ساتھ مل کر کام کرنا کیسا ہے اور کوئی مرزائی قادیانی مسلمانوں کے گڈز کمپنی کے ذریعے اپنا سامان سپلائی کرواتے ہیں یا قادیانیوں کی اپنی کمپنی ہے۔ اب جو گاڑی والا مسلمان ہے جو سامان کرایہ پر لے جاتا ہے۔ اس گاڑی والے کے لیے اس سامان کا لے جانا اور ان سے کرایہ وصول کرنا کیسا ہے اور مسلمان کا کسی قادیانی کے ساتھ کس حد تک تعلقات رکھنا جائز ہے؟ اس حوالہ سے شرعی رہنمائی فرمائیں۔ (سائل: حافظ عبدالحئی چشتی، کوئٹہ بلوچستان)

پوچھے گئے سوال کے جواب سے پہلے قادیانیت کا تعارف کروادینا زیادہ مناسب ہے تاکہ تفہیم جواب میں آسانی ہو۔ قادیانیت کیا ہے؟ قادیانیت محمد عربی ﷺ سے بغاوت کا نام ہے۔ قادیانیت سرکار دوعالم ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور قذاقی کا نام ہے۔ قادیانیت یہودیت کا دوسرا نام ہے اور بقولِ علامہ اقبال قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ قادیانیت جناب سید عالم ﷺ کی سچی اور سچی نبوت کے مقابل مرزا قادیانی کی مکروہ انگریزی نبوت کا نام ہے۔ قادیانیوں کے دو فرقے ہیں۔ ان کی غالب اکثریت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانتی ہے۔ دوسرا فرقہ مرزا قادیانی کو مجدد اور محدث مانتا ہے۔ اس کو لاہوری جماعت کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں فرقے جو مرزا قادیانی کو نبی اور رسول مانتے ہیں اور جو اسے مجدد یا مصلح یا مذہبی پیشوا مانتے ہیں، کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ 30 جون 1974ء کو جو قرارداد پیش کی گئی اور جس کی وجہ سے پاکستانی آئین وقانون اس کو کافر قرار دیا گیا، اس کے متن بھی یہ بات شامل ہے کہ قادیانیوں کے یہ دونوں فرقے کا خارج از اسلام ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں 1840ء میں پیدا ہوا۔ وہ لکھتا ہے کہ جب اس کی عمر چالیس سال کی ہوگئی تو اس پر زور شور سے مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ (کتب البریہ، ص: 136) بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے گاؤں قادیان کے رہنے والے اس کذب نے یکدم ہی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ یہ بدبخت کبھی عالم کے روپ میں سامنے آیا۔

کبھی ایک سازش کے تحت عیسائیوں سے مناظرے کر کے ایک مناظر کی شکل میں ظاہر ہوا۔کبھی اپنی تعلیمات کے اشتہارات شائع کر کے سستی شہرت حاصل کرتا رہا۔کبھی اپنے آپ کومجدد کہا۔کبھی مامورمن اللہ بنا۔کبھی ملہم بنا۔کبھی خودکومحدث کہا۔کبھی مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا۔کبھی ظلی و بروزی نبی بنا۔کبھی ظلی طور پر محمد رسول اللہ بنا اور آخر میں 1901ء میں تمام حدود پھلانگتے ہوئے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کر دیا۔مرزا قادیانی اور اس کی امت خبیثہ کے عقائد باطلہ ملاحظہ فرمائیں کہ ان خبیثوں نے کس طرح شعائر اور اصطلاحات اسلامی کو مسخ کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ان قزاقوں کے اللہ تعالیٰ ،حضور نبی کریم ﷺ۔انبیاء کرام علیہم السلام،حضرت عیسیٰ علیہ السلام،صحابہ کرام،قرآن وسنت اور مسلمانوں کے بارے میں عقائد خبیثہ ملاحظہ ہو۔

خدا تعالیٰ کی توہین

وہ خدا جو ہمارا خدا ہے۔ایک کھا جانے والی آگ نعوذ باللہ ہے۔(سراج منیر،ص:55) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔میں نے یقین کر لیا کہ میں وہ ہی ہوں (آئینہ کمالات اسلامیہ،ص:1564 از مرزا قادیانی،کتاب البریہ،ص:85)

حضور نبی کریم ﷺ کی توہین

نبی پاک ﷺ کو کوئی الہام سمجھ نہ آئے۔نبی ﷺ سے کئی غلطیاں ہوئیں (ازالۃ الاوہام مطبع لاہور،از مرزا قادیانی) نبی ﷺ سے دین کی اشاعت مکمل نہ ہو سکی میں نے پوری کی ہے۔(حاشیہ تحفہ گولڑویہ،ص:165،مرزا قادیانی) مرزا اپنے بارے میں کہتا ہے"میں بار ہا بتا چکا ہوں میں بموجب آیت 'واخرین منھم لم یلحقوا بھم' بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت کا ہی وجود قرار دیا ہے۔"نعوذ باللہ (ایک غلطی کا ازالہ،از مرزا قادیانی)

انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین

"میں خود اس بات کا قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہادی غلطی نہیں کی۔" نعوذ باللہ (تتمہ حقیقۃ الوحی،ص:135،از مرزا قادیانی)"زندہ ہوا ہر نبی میری آمد سے،تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں"(نزول المسیح،ص:100،مرزا قادیانی)"خدا

تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح علیہ السلام کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔" نعوذ باللہ (تتمہ حقیقۃ الوحی، ص: 137 از مرزا قادیانی لعنۃ اللہ علیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

"مسیح کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا، نعوذ باللہ (مکتوبات احمدیہ، ج:3، ص:21 تا 24)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین

"ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کیا تھے! وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔" (ماہنامہ المہدی، بابت جنوری۔ فروری 1915ء 3/2، ص: 57 احمدیہ انجمن اشاعت لاہور) "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑا۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ تم اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہو" نعوذ باللہ (ملفوظات احمدیہ، ج:1، ص:31) قادیانیوں کے عقائد کفریہ رذیلہ ملاحظہ کرنے کے بعد اب اس شخص کے بارے حکم شرعی واضح کیا جاتا ہے جو قادیانیوں کے لاہوری گروپ کو مسلمان سمجھتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی شریعت مطہرہ کی روشنی میں کافر و مرتد ہے اور یہ ایسا صریح کافر ہے کہ اس کے کفر و ارتداد میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ قادیانیوں میں سے جو مرزا کو مجدد مانتے ہیں گویا کہ وہ اس کو مسلمان مانتے ہیں اور جو بھی مرزا غلام احمد کو مسلمان مانے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ اور اسی بناء پر قادیانیوں میں سے لاہوری گروپ بھی کافر و مرتد ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: "علمائے حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالا تفاق فرمایا کہ "من شك في عذابه و كفره فقد كفر" "جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج:14، ص:321) قرآن وحدیث کی رو سے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، میل ملاپ، لین دین کاروبار ناجائز ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين"، "پس تو نہ بیٹھ نصیحت (یاد آنے) کے بعد ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ۔" (سورۃ الانعام: 61) اور قادیانیوں کا سامان مسلمان کی گڈز کمپنی کے ذریعہ سے لے جانا یا قادیانیوں کی ملکیتی گڈز کمپنی کے ذریعہ سے مسلمانوں کا سامان بھیجنا جائز نہیں کہ قادیانیوں سے ہر قسم کا مذہبی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی تعلق ناجائز ہے۔ ❁❁❁

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے

(شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق سالک ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ: جامعہ حنفیہ دودروازہ، سیالکوٹ)

مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

آپ نے تعلیم بکھی شریف میں شیخ طریقت حضرت مولانا جلال الدین شاہ صاحب قدس سرہ سے حاصل کی۔ مزید شرف تلمذ کے لیے شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی کی خدمت اقدس میں رہے۔ اور آپ کے دست مبارک پر ہی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور اپنے شیخ کامل سے حددرجہ محبت کی۔ تدریس کے لیے آپ 1962ء میں دار العلوم حنفیہ دودروازہ (سیالکوٹ) میں تشریف لائے۔ مسند تدریس پر آپ کو شیخ کامل سید علی حسین شاہ صاحب (علی پور شریف) نے بٹھایا۔ اور تادم آخر آپ دودروازہ میں ہی تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔

آپ کو آتے ہی محدث سیالکوٹی قبلہ حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صدر مدرس کا عہدہ دے دیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جامعہ حنفیہ دودروازہ آنے کے بعد پھر تیسرا دروازہ نہیں دیکھا۔ جامعہ میں فتویٰ نویسی کا کام بھی آپ ہی کے سپرد تھا۔ آپ مشکل سے مشکل مسائل کو نہایت آسانی سے حل فرمادیتے تھے اور آپ کے فتویٰ پر کسی کو بولنے کی گنجائش نہیں ہوتی تھی نامور علماء آپ کے پاس فتویٰ کے لئے تشریف لاتے۔ آپ تدریسی میدان میں بھی کمال کے استاد تھے ۔ جامعہ کے ناظم اعلیٰ محدث سیالکوٹی بھی آپ سے نہایت شفقت کا مظاہرہ فرماتے اور آپ کی وفات کے بعد صاحبزادہ حامد رضا صاحب نے بھی آپ سے نہایت شفقت و محبت کا مظاہرہ فرمایا۔

آپ نے نہایت سادگی میں زندگی بسر کی۔ طلباء کے ساتھ نہایت شفقت و محبت والا معاملہ فرماتے اور جب میں آپ کو گھر چھوڑنے جاتا تو پروگرام کے بعد کچھ پیسے عطا فرماتے جب میں لینے سے انکار کر دیتا تو آپ سختی فرماتے کہ رکھ لو۔ میں نے جتنی دیر دودروازہ میں تعلیم حاصل کی اس دوران کبھی کسی طالب علم کو ڈانٹتے نہیں دیکھا۔

آپ نے نہایت شفقت فرمائی کہ آپ میری شادی پر تشریف لائے شادی کی رات آپ نے آستانہ چشتیہ خیریہ (شکر گڑھ) میں محفل میلاد اور محفل سماع کی صدارت فرمائی اور سماع کے متعلق خوبصورت خطاب فرمایا۔ جس میں قرآن و حدیث اور صوفیاء کے اقوال سے دلائل دیئے۔

اس کے بعد فون پر آپ سے گاہے بگاہے بات ہوتی رہی جب بھی میں کال کرتا آپ

بڑے خوش ہوتے قبلہ والد محترم (حافظ محمد قاسم علی ساقی) کے بارے میں ضرور پوچھتے اور ادارے اور آستانہ کے حالات و معاملات کے بارے میں بھی پوچھتے۔

آخری ملاقات

حضرت اپنی وفات سے پہلے مختلف علاقوں میں تشریف لے گئے۔ اور اپنے کافی شاگردوں کو شرف ملاقات بخشا اور مختلف آستانوں پر بھی تشریف لے گئے۔

بندہ فقیر سے بھی وفات سے تین دن قبل اتوار کے دن صبح 8:00 بجے فون پر بات ہوئی فرمایا کہ میں تمہارے پاس آرہا ہوں۔ بندہ عاجز کی خوشی کی انتہا نہ رہی آپ تقریباً دن 12:30 بجے تشریف لائے۔ بندہ عاجز نے اور حضور قبلہ والد محترم نے آپ کا استقبال کیا پانی وغیرہ پینے کے بعد نماز ظہر ادا کی اور اس کے بعد کھانا تناول فرمایا اس کے بعد کافی دیر والد محترم کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ جاری رہا جس میں آپ نے محدث سیالکوٹی کا بہت زیادہ ذکر فرمایا اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور تشریف لے گئے۔ اس ملاقات کے بعد تین روز بروز بدھ تقریباً 12:30 آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

فقیر کو آپ کی نماز جنازہ پڑھنے کا شرف حاصل ہو دراں حالیکہ میرے ساتھ محافظان ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنماء حافظ نوید احمد چوہدری اور محافظان شکر گڑھ کے امیر حضرت مولانا قاری نعیم احمد سلطانی صاحب بھی تھے۔ کثیر تعداد میں علماء کرام، مشائخ عظام اور عوام موجود تھے۔ صاحبزادہ حامد رضا صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، دعا فرمائی اور دھاڑیں مار مار کر روتے رہے۔ آہوں اور سسکیوں کے ساتھ تدفین ہوئی۔ تدفین کے لمحات میں ناچیز کو بھی قصیدہ بردہ شریف پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ اے پاک پروردگار اپنے حبیب مکرم ﷺ کے دین کے خادم شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا صدیق سالک ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کی مرقد پر کروڑ ہا رحمتوں کا نزول فرمائے۔

مولانا حافظ علی رضا فیض (بصیر پور) کے والد گرامی فیض احمد رحمۃ اللہ علیہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ان کے پردہ کرنے کے چند دنوں بعد مولانا کے تایا جان بھی انتقال کر گئے اور حافظ محمد اسحاق صاحب (ہنجر وال لاہور) کے چچا جان پردہ فرما گئے۔

ادارہ "اَلْمُنْتَہٰی" کے تمام اراکین اور سرپرست اعلیٰ حضرت خواجہ غلام دستگیر فاروقی صاحب مدظلہ ان سب بزرگوں کے ورثاء کے غم میں شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ خالق کائنات ان سب بزرگوں کی مغفرت فرمائے۔

سالانہ رپورٹ مجلّہ ''المنتھیٰ''

از محمد صابر قادری (پاکپتن)

پہلا اجلاس

علمی، فکری پہلا سہ ماہی اجلاس 27 فروری 2017ء بروز پیر کو بعد از نماز عشاء منعقد ہوا جس میں دور و نزدیک کے بہت سے علمائے کرام نے بھرپور طریقے سے شرکت کی اس اجلاس کا آغاز اللہ رب العزت کی لاریب کتاب کی تلاوت سے علامہ حافظ محمد آصف قادری صاحب نے فرمایا آیات بینات کی تلاوت کے بعد مولانا محسن حسن نقشبندی صاحب نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ نعت (تاجدار گولڑوی کا مشہور زمانہ کلام ''اج سِک متراں دی ودھیری اے) پیش کرنے کی سعادت حاصل کی بعد ازاں اس اجلاس کے مقصد (عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور اس عظیم عقیدے کے بارے میں لوگوں کے اندر شعور پیدا کرنا) پر گفتگو کی گئی اور مستقل طریقے سے مکمل نظم و ضبط کے ساتھ کام کرنے کا جذبہ اجاگر کیا گیا اور سہ ماہی مجلّہ کے نام کے بارے میں بھی غور و خوض کیا گیا تمام اجلاس میں موجود علمائے کرام اور دیگر شخصیات نے سہ ماہی مجلّہ کے نام کے بارے میں اپنی اپنی تجاویز پیش فرمائیں مگر کسی نام پر اتفاق نہ ہو سکا۔

نواسہ فقیہ اعظم کی خدمت میں حاضری

سہ ماہی مجلّہ کے نام کے بارے میں بہت سے دوست احباب علمائے کرام سے بات چیت ہوئی سب نے اپنی اپنی آراء سے نام تجویز کیا لیکن کسی نام پر اتفاق نہ ہو سکا پھر ایک دن استاذِ محترم حضرت علامہ خواجہ غلام دستگیر فاروقی زید مجدہ قبلہ نواسہ فقیہ اعظم شیخ الحدیث والتفسیر حافظ محمد اسد اللہ نوری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور ہمیں سہ ماہی مجلّہ کے نام کے بارے میں رہنمائی فرمائیں جب استاذِ محترم نے یہ عرض پیش کی تو نواسہ فقیہ اعظم نے بغیر غور و خوض کے ''المنتہیٰ'' نام منتخب فرمایا گویا کہ یہ الہامی نام ہے اور اتفاق دیکھیں کہ یہ کام سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا ہے اور ''المنتہیٰ'' حضور نبی اکرم ﷺ کا نام گرامی ہے جس کا مطلب

ہے جس پر ہر مقام کی انتہا ہو گئی ہو۔ اس نام کو سب علمائے کرام نے خوب پسند فرمایا اور پھر یہ ہی نام (المنتہیٰ) تجویز ہوا اور اس کے بعد استاذ محترم حضرت علامہ غلام دستگیر فاروقی زید مجدہ نے مجلہ کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے نہایت ہی عمدہ دل سوز گفتگو فرمائی جیسے سن کر ہر دل جگمگا اٹھا اور دلوں کے اندر ایک لگن اور تڑپ پیدا ہوئی کہ واقعہ ہی نبی کائنات ﷺ کی ختم نبوت پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس اجلاس کے اندر موجود تمام علمائے کرام نے یہ عہد کیا کہ ان شاء اللہ العزیز اس مقدس کاز کو صدق دل سے سرانجام دیں گے اور دنیا کے کونے کونے میں اس عقیدے کو اجاگر کریں گے یہ اجلاس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی اکرم ﷺ کی نظر عنایت سے نہایت ہی کامیاب رہا اور اس اجلاس کے بعد پہلا سہ ماہی مجلہ ''المنتہیٰ'' کے نام سے چار اپریل 2017ء (اپریل، مئی، جون) کو شائع ہوا جو 32 صفحات پر مشتمل تھا جس کو اہل اسلام نے خوب پسند کیا۔

دوسرا اجلاس

پہلے اجلاس کی شاندار کامیابی کے بعد دوسرا اجلاس مورخہ 18 مئی 2017 بروز جمعرات کو منعقد ہوا اس اجلاس میں الحمد للہ گزشتہ اجلاس کی بنسبت شرکاء کی تعداد دوگنی تھی اور اس علمی اور فکری اجلاس میں بھی دوست احباب، علمائے کرام نے بہت جذبے اور ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کی۔ دوسرا سہ ماہی مجلہ المنتہیٰ 10 جولائی 2017ء (جولائی، اگست، ستمبر) کو شائع ہوا اور اس مجلہ کے صفحات کی تعداد کو 32 سے بڑھا کر 40 کر دیا جس کو برادرانِ اسلام نے خوب سراہا۔

تیسرا اجلاس

الحمد للہ! دو اجلاسوں کی نہایت ہی اعلیٰ کامیابی کے بعد تیسرا اجلاس 12 اگست 2017ء بروز ہفتہ انعقاد پذیر ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور دوست احباب علمائے کرام کے تعاون سے اس اجلاس کے شرکاء کی تعداد گزشتہ دو اجلاسوں سے کہیں زیادہ تھی۔

اکیلا ہی چلا تھا سوئے منزل
لوگ ملتے گئے کارواں بنتا گیا

اس مجلہ کے صفحات کو گزشتہ دونوں سے بڑھا کر 48 کر دیا گیا ہے (جو آپ احباب کے ہاتھ میں ہے) اللہ کے فضل و کرم اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص نظرِ عنایت سے یہ اجلاس

نہایت ہی کامیاب رہا۔

نوٹ: مذکورہ تینوں اجلاس استاذ العلماء حضرت علامہ خواجہ غلام دستگیر فاروقی زید مجدہ کی صدارت میں دار العلوم جامعہ رحمت صادق چوک ٹاؤن شپ لاہور میں منعقد ہوئے۔

''المنتہیٰ'' کے اراکین کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱۔علامہ غلام دستگیر فاروقی صاحب، لاہور، ۲۔ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی صاحب، شکر گڑھ، ۳۔ مولانا حافظ محمد شکیل صاحب، شکر گڑھ، ۴۔ مولانا حافظ محمد آصف قادری صاحب، شکر گڑھ، ۵۔ صوبیدار محمد جمیل احمد صاحب، شکر گڑھ، ۶۔ حافظ عبد الجبار صاحب، شکر گڑھ، ۷۔ حافظ نوید احمد چوہدری صاحب، شکر گڑھ، ۸۔ محمد ظہیر عمران صاحب ایڈووکیٹ، لاہور، ۹۔ حافظ محمد اسحاق صاحب، ہنجروال، ۱۰۔ چوہدری محمد اسلم جٹ صاحب، لاہور، ۱۱۔ حافظ شاہد نواز صاحب، لاہور، ۱۲۔ مولانا حافظ محمد صابر قادری صاحب، پاکپتن شریف، ۱۳۔ قاری نور نبی نقشبندی صاحب، پاکپتن شریف، ۱۴۔ حافظ محمد حسین صاحب، پاکپتن شریف، ۱۵۔ مولانا محسن حسن نقشبندی صاحب، حجرہ شاہ مقیم، ۱۶۔ مولانا حافظ رحمت علی صاحب، حجرہ شاہ مقیم، ۱۷۔ مولانا قاری نعیم احمد سلطانی صاحب، آزاد کشمیر، ۱۸۔ مولانا قاری مجید احمد نوری صاحب، بہاولنگر، ۱۹۔ مولانا محمد طارق محمود صاحب، شرقپور، ۲۰۔ حافظ محمد حماد چشتی صاحب، بہاولپور، ۲۱۔ مولانا محمد عمر علی عطاری صاحب، عارف والا، ۲۲۔ مولانا محمد اعظم علی صاحب، دیپالپور، ۲۳۔ علامہ محمد سجاد چشتی صاحب، نارووال، ۲۴۔ مولانا محمد اشرف نور صاحب، جھنگ، ۲۵۔ مولانا محمد اشرف نذیر صاحب، جھنگ، ۲۶۔ مولانا قاری اکرام اللہ صدیقی صاحب، حویلی لکھا، ۲۷۔ رانا محمد رضوان چوہدری صاحب، اوکاڑہ، ۲۸۔ حافظ علی عباس سیالوی صاحب، موڑ کھنڈا، ۲۹۔ حافظ محمد ظفر اللہ صاحب، چونیاں، ۳۰۔ حافظ تنویر سیفی صاحب، رائے ونڈ، ۳۱۔ مولانا عبد الستار قادری صاحب، نارووال، ۳۲۔ حافظ محمد ظفر اللہ، چونیاں، ۳۳۔ مولانا علی عباس سیالوی، فیصل آباد، ۳۴۔ حافظ ندیم عباس، لاہور۔ ۳۵۔ حافظ محمد حسین، پاکپتن۔

اللہ کریم ہم سب کو حضور ختمی مرتبت ﷺ کی تحفظ نبوت کے لیے قبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الخاتم الامین